قانونِ مُباشرت



جسیم بکڈپو، اردو بازار جامع مسجد دہلی ۶

قانونِ مباشرت

SEX GUIDE

جنسیات پر ایک معلوماتی کتاب

حکیم ولی الرحمن ناصر (گولڈ میڈلسٹ)
ماہرِ جنسیات

جسیم بک ڈپو
اردو بازار جامع مسجد دہلی ۶

ترتیب

پیش لفظ

ایک طبیب اور ادیب ہونے کے ناطے سے میرا یہ انسانی اور اخلاقی فرض ہے کہ میں ان مسائل پر قلم اُٹھاؤں جو دن بدن ناسور کی طرح پھیلتے جا رہے ہیں۔ میرا تعلق چونکہ ایک پڑھے لکھے طبیب گھرانے سے ہے اور میرے والد پروفیسر حکیم عبداللہ خان نصرؔ (مرحوم) علی گڑھ یونیورسٹی میں بیس سال تک تدریس کے شعبے سے منسلک رہے اور زندگی میں لاکھوں، مریضوں کا علاج کیا۔ اُنہی کی یہ نصیحت تھی کہ "بیٹے اب طبیب بنے ہو تو خدمتِ انسانیت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنا"۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ والد صاحب کی دعاؤں کا اثر ہے کہ مجھ جیسے گنہگار سے لوگ فیض یاب ہوتے ہیں۔ میں نے بہت سی کتابیں تصنیف کی ہیں، لیکن جنسیات پر جب بھی کوئی کتاب شروع کرتا ہوں تو اس بات کا شدت سے احساس رہتا ہے کہ بہت سی ایسی باتیں جو مجھے کھل کر اس کتاب میں لکھنی چاہیے تھیں وہ میں نہیں لکھ سکا۔ اگر لکھی بھی تو گول مول کرکے۔ ایسا اس لیے ہوتا ہے کہ ہمارے ہاں مسئلہ کی تہہ تک پہنچنے کا دستور اور رواج نہیں۔ بس شور مچانے کے لیے یہی کافی ہے کہ فلاں شخص نے جنسیات پر کتاب لکھی ہے۔ چونکہ کتاب جنسیات پر لکھی گئی ہے اس لیے لازمی فحش ہوگی۔ اس لیے کتاب پر پابندی لگادی جاتی

طبِ نبویؐ سے اقتباسات

گوشت کے فوائد

ابونعیم نے عبداللہ بن جعفرؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پشت کا گوشت تمام گوشتوں سے بہتر ہوتا ہے۔

آج کی طب نے اس حقیقت کو تسلیم کرلیا ہے کہ اس گوشت میں قوتِ باہ زیادہ ہوتی ہے اور دوسرے گوشت کی بہ نسبت زودِ ہضم ہوتا ہے۔ سینہ میں طاقت پیدا کرتا ہے، اور جسم کی درد دل کے لیے خاص طور پر بہت مفید ہے۔

کتاب الطب میں ابونعیم نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ گوشت تمام سالن کا سردار ہے۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ اے لوگو! گوشت کو اختیار کرو، اور گوشت خوب کھایا کرو، کیونکہ گوشت کھانے سے حلق اچھا رہتا ہے گوشت رنگ کو صاف اور چہرے پر چمک پیدا کرتا ہے۔ پیٹ کو بڑھنے نہیں دیتا۔ یعنی زیادہ گوشت کھانے والے کی توند نہیں نکلتی۔

حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جو شخص چالیس دن تک گوشت نہ کھائے اس کا خلق بڑا ہو جاتا ہے۔ کتاب الطب میں حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ گوشت کھاتے وقت دل کو فرحت ہوتی ہے۔

ابونعیم نے لکھا ہے کہ ایک بار رسولِ خدا نے اللہ تعالیٰ سے بدن کے ضعف کی شکایت کی۔ جواب ملا کہ شیر میں گوشت پکا کر کھایا کرو۔

قوتِ باہ کا نسخہ

ابونعیم نے کتاب الطب میں لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کو مکھن کے ساتھ بہت عزیز رکھتے تھے، اور بہت خوش ہو کر کھاتے تھے۔ طبی نقطۂ نظر سے ان دونوں چیزوں کے کھانے سے قوتِ باہ میں اضافہ ہوتا ہے۔ بدن میں فرحت اور تازگی آجاتی ہے۔ آواز صاف ہو جاتی ہے۔ دُبلے جسم اگر مسلسل استعمال کریں تو فربہی آجاتی ہے۔ کھجور اور شہد کے استعمال سے پسلی کے درد کو بھی افاقہ ہوتا ہے۔ ان کے استعمال سے اعصاب مضبوط اور وزن بڑھ جاتا ہے۔ نیز یہ قوتِ باہ کا گھریلو آسان اور مفید ٹبکلہ ہے۔

کثرتِ اولاد کی تلقین

ابوداؤد ونسائی میں معقل بن یسارؓ سے مرفوعاً روایت ہے۔

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایسی عورتوں سے نکاح کرو جو اپنے شوہروں سے محبت اور زیادہ بچے پیدا کرنے والی ہوں کیونکہ میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا"

صحیح بخاری میں حضرت عبادہؓ سے روایت ہے کہ :۔

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ میں عورتوں سے نکاح کرتا ہوں اور جو شخص میرے طریقے سے انکار کرے' وہ ہم میں سے نہیں ۔"

ایک اور جگہ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ :۔

اے نوجوانوں کے گروہ ! تم میں سے جو شخص نکاح کی طاقت رکھتے اس کو نکاح کرنا چاہیے۔ اس لیے کہ نکاح آنکھ کو ڈھانکنے والا ، اور شرم گاہ کو روکنے والا ہے ۔ اور جو نکاح کی طاقت نہ رکھے اس کو روزہ رکھنا چاہیے۔ اس لیے کہ روزہ گویا خصی کر دیتا ہے ۔

نئی دلہن کے لئے دعا

یہ روایت ابوداؤد اور دوسری کتب میں عمر بن سیف سے نقل کی گئی ہے ۔ کہ جب نئی دلہن گھر میں آئے تو اس کا ہاتھ پکڑ کر یہ

دعا کریں:۔
"اے اللہ تعالیٰ میں اس کی بہتری اور اس کے عیوب کی بہتری کا سوال کرتا ہوں اور اس کی بُرائی اور اس کے عیوب کی بُرائی سے پناہ چاہتا ہوں۔"
اس دعا کی برکت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس عورت کی بُرائی دُور کر دے گا اور اس گھر میں اس عورت کی نیکی پھیلے گی۔
شرعۃ الاسلام میں یہ روایت درج ہے کہ مسنون طریقہ یہ ہے کہ جب دلہن کو گھر میں لادے تو اس کے دونوں پاؤں دھو کر پانی گھر کے کونوں میں چھڑک دے۔ اس سے اللہ تعالیٰ گھر میں خیر و برکت عطا فرمائے گا۔

صحبت کے وقت دعا

جب بھی بیوی سے صحبت کا ارادہ ہو تو یہ دعا پڑھنی چاہیے۔ اس سے اولاد نیک بخت ہوتی ہے اور شیطان بھی دور رہتا ہے۔
"شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے۔ اے اللہ ہم کو شیطان سے دُور رکھ اور جو نعمت ہم کو تُو نے دی ہے اس سے شیطان کو دور رکھ۔"

جماع کا صحیح وقت

ہمارے ہاں جنسی بے راہروی عام ہے، لیکن بہت سے لوگوں کو شادی کے بعد بھی اس بات کا علم نہیں ہوتا کہ صحبت کا صحیح طریقہ کیا ہے اور کیسے

کی جائے اور اس کے لیے موزوں وقت کون سا ہے ۔ یہاں بھی طبِ نبوی ﷺ ہماری رہنمائی کرتی ہے ۔

فقیہ ابواللیث نے اپنی کتاب بستان میں لکھا ہے کہ جماع کے لیے سب سے بہتر وقت آخری شب کا ہے ۔ اس میں حکمت یہ بتائی گئی ہے کہ اوّل شب معدہ میں غذا ہوتی ہے ، اور اس وقت جماع کرنے سے بہت سی پیچیدگیاں پیدا ہو سکتی ہیں ۔ کھانے کے بعد نیند کا غلبہ بھی رہتا ہے ۔ آخری شب کے وقت غذا بھی ہضم ہو جاتی ہے اور نیند کا غلبہ بھی ختم ہو چکا ہوتا ہے ۔ صحبت کے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ منہ قبلہ کی طرف نہ ہو ۔

صحبت کے آداب

جدید تہذیب نے پوری نوجوان نسل کو ننگا کر دیا ہے ۔ ہمارے ہاں اکثر جوڑے پورے کپڑے اتار کر جماع کرتے ہیں ۔ ان کا کہنا ہے کہ اس سے لذت میں دو چند اضافہ ہو جاتا ہے ، اور جماع کے وقت کپڑوں کی رکاوٹ نہیں ہوتی ۔ لیکن فقیہ ابواللیث نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ مرد و عورت کو چاہیے کہ صحبت کے وقت بالکل ننگے نہ ہوں ، بلکہ چادر وغیرہ اوڑھے رہیں ۔ کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وحشی جانوروں کی طرح ننگے نہ ہوں ، کیونکہ ننگے ہو کر صحبت کرنے سے اولاد بے حیا پیدا ہوتی ہے ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ :-

" ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ اس نے شکایت کی کہ میں شادی شدہ ہوں اور میرے گھر اولاد پیدا نہیں ہوتی۔ آپؐ نے فرمایا کہ تو انڈے کھایا کر۔"

اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انڈہ جراثیموں کو طاقت دیتا ہے۔ اور مردمیں اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت کو بڑھاتا ہے۔ اس لیے ایسے مایوس مریض جو علاج کرا کرا کے تھک چکے ہوں، ان کے لیے یہ حدیث مینارۂ نور کی حیثیت رکھتی ہے۔ ایسے مریضوں کو باقاعدگی سے انڈے کھانے چاہییں۔

صحبت کے وقت باتیں نہ کریں

ہر شخص کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ صحبت اہتمام سے کرے۔ یکسوئی۔ خاموشی اور صحت کی حالت میں کرے۔ بعض خواتین وحضرات کو صحبت کے دوران بھی باتیں کرتے رہنے کا شوق ہوتا ہے۔ اس طرح نہ جماع پورے طور پر ہوتا ہے اور نہ ہی فریقین کی تسلّی ہوتی ہے۔ اس لیے ہمیشہ اس فارمولے پر عمل کرنا چاہیے کہ جماع کے وقت کوئی بات نہ کی جائے۔ فقیہہ ابواللیث نے اپنی کتاب بستان میں لکھا ہے کہ :-

صحبت کے وقت باتیں نہ کی جائیں کیونکہ اندیشہ ہوتا ہے کہ لڑکا گونگا نہ پیدا ہو۔

اسی طرح اگر کسی شخص کو احتلام ہو گیا ہو اور وہ اسی حالت میں بیوی سے مجامعت کرے تو یہ اندیشہ ہے کہ لڑکا پاگل، دیوانہ یا بخیل پیدا ہو گا۔ اس لیے ایسی باتوں کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیے۔

نصف مہینہ میں صحبت نہ کریں

ابو نعیم نے کتاب الطب میں لکھا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ:-

"اے علیؓ! آدھے مہینہ میں اپنی بیوی سے صحبت نہ کیا کرو، کیونکہ اس تاریخ میں شیطان آیا کرتے ہیں۔

صحبت کے بعد پیشاب کرنا

اکثر اطباء بھی اپنے مریضوں کو یہ ہدایت کرتے ہیں کہ صحبت کے بعد پیشاب ضرور کرنا چاہیے کیونکہ اس سے بہت سی بیماریوں کا تدارک ہو جاتا ہے۔ اطباء نے یہ روشنی بھی طب نبویؐ سے حاصل کی چنانچہ صاحب شرعۃ الاسلام نے لکھا ہے کہ صحبت سے فراغت پانے کے بعد پیشاب کر لینا چاہیے ورنہ کسی لاعلاج مرض میں گرفتار ہو جائے گا۔ اسی طرح ایک جگہ لکھا ہے کہ کھڑے ہو کر صحبت کرنے سے بدن ضعیف و کمزور ہو جاتا ہے۔ پیٹ بھرا ہونے پر مجامعت نہیں کرنی چاہیے۔ اس سے اولاد کند ذہن پیدا ہوتی ہے۔

قوّت باہ کے لیے ہریسہ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام سے اپنی قوتِ باہ کی شکایت فرمائی۔ جبرائیل نے کہا کہ آپ ہریسہ تناول فرمایا کریں کیونکہ اس میں چالیس مردوں کی قوّت ہے۔ حضرت انس ابن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم حنا کا خضاب کیا کرو کیونکہ حنا قوتِ باہ پیدا کرتی ہے، اور حضرت ہزیل بن الحکمؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدن سے بالوں کا جلد دور کرنا قوتِ باہ کو بڑھاتا ہے۔

مجامعت کے بعد عضو کا دھونا

فقیہہ ابواللیث نے لکھا ہے کہ جماع کے بعد عضو کو دھو لینا چاہیے اس سے بدن تندرست رہتا ہے۔ لیکن اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ پانی بہت ٹھنڈا نہ ہو کیونکہ اس طرح بخار ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

صحبت کے وقت عورت کی شرمگاہ دیکھنا

صاحبِ شرعیۃ الاسلام نے لکھا ہے کہ صحبت کے وقت عورت کی شرم گاہ کو نہ دیکھے کیونکہ اس سے یہ اندیشہ ہے کہ کہیں اولاد اندھی پیدا نہ ہو۔

قربت سے پرہیز

جامعہ کبیر میں حضرت اُم سلمہؓ سے روایت ہے کہ جب کسی بی بی کی آنکھ دکھنے آئی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے قربت نہ فرماتے تھے۔ جب تک تندرست نہ ہو جائے۔

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مرض کی حالت میں قربت کرنا مرض کو بڑھاتا ہے۔ آنکھ دکھنے میں تو خاص طور پر خیال رکھنا چاہیے۔

صحت کا راز

ابو اللیث نے اپنی بستان میں لکھا ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا:
"کہ جو شخص اس بات کا خواہش مند ہو کہ اس کی صحت و تندرستی زیادہ عرصہ تک قائم رہے تو اس کو چاہیے کہ صبح اور رات کو کھانا کھایا کرے، قرض سے سبک دوش رہے۔ ننگے پاؤں نہ پھرا کرے اور عورت سے قربت کم کیا کرے۔ زندگی گزارنے کے یہ سنہری اصول ہیں۔

چقندر ناطاقتی دور کرتا ہے

ترمذی وغیرہ میں اُم منذر سے روایت ہے کہ ایک دفعہ آپ کے سامنے چقندر پیش کئے گئے تو آپ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ یہ کھاؤ، کہ تمہارے لیے مفید ہے اور تمہاری ناطاقتی دور کر دے گا۔

جنس کے لحاظ سے مرد کی اقسام

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ مخلوقِ خدا کی خدمت کرنا عین ثواب ہے۔ ہر دور میں مخلوقِ خدا کی خدمت میں حکماء اور وید حضرات کا نام سرفہرست رہا ہے۔ انہوں نے دُکھی اور بیمار لوگوں کی خدمت کیلئے ان کے پیشاب تک چکھے۔ اُن کی محنتوں کا نتیجہ ہے کہ آج ہر بیماری کا معقول علاج موجود ہے اور حضرتِ انسان حکماء کے بتائے ہوئے اصولوں پر زندگی گزارے تو بیماری سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ کسے اپنی جان پیاری نہیں ہوتی اور یہ مقولہ تو آپ نے سنا ہوگا کہ "جان ہے تو جہان ہے" اسی پر دنیا کا دارومدار ہے۔ جان صرف انسان اور حیوان میں ہی نہیں، بلکہ درختوں میں بھی ہے۔ سب اس کی حفاظت کرنے پر مجبور ہیں، بلکہ اپنی جان کی خاطر دوسروں کی جانوں کو قربان کر دیتے ہیں۔ درخت مٹی کو حیوان درخت کو اور انسان سب کو کھا جاتا ہے۔ گویا فنا کے خلاف جہاد اور بقاء کیلئے جدوجہد ہر جاندار کا اہم مقصد ہے اور اس مقصد کے حصول کے لیے سب کچھ جائز ہے۔ اس جہاد اور جہد کا نام کشمکشِ حیات ہے۔ مگر اس تمام کوشش اور کشمکش کے باوجود ہر جاندار فنا سے دوچار ہوتا ہے، بلکہ ہر چیز فانی ہے جاندار جب یہ تغیّر و انقلاب دیکھتا ہے تو اس کے خلاف جنگ کرتا ہے

اس جنگ میں براہِ راست کامیاب نہیں ہوتا تو کامیابی کی ایک اور راہ نکال لیتا ہے۔ اپنی نسل کے ذریعے زندہ رہنا چاہتا ہے۔ اولاد پیدا کرتا ہے کہ دنیا میں اس کا نشان اور نام زندہ رہے۔ نام کو زندہ رکھنے کے لیے وہ شادی کرتا ہے۔ انسان جو اشرف المخلوقات ہے۔ عشق و محبت کو اس کا ذریعہ بناتا ہے۔ چنانچہ جب بچّہ بڑا ہو کر جوان ہوتا ہے تو اس کے اندر ایک طوفانی طاقت ٹھاٹھیں مارنا شروع کر دیتی ہے۔ اس کے اندر ایک خواہش پیدا ہوتی ہے۔ ایک اُمنگ اُٹھتی ہے۔ ایک نہ دبنے والا جذبہ اور نہ رُکنے والا جوش اس کے سینے سے اُٹھتا ہے۔ وہ خود اس بات قاصر ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ کیا ہے۔ اس وقت اسے الہام ہوتا ہے کہ اُسے ایک ساتھی کی ضرورت ہے۔ مرد عورت کی طرف اور عورت مرد کی طرف کھنچی چلی جاتی ہے۔ یہی وہ ایام ہوتے ہیں جب نوجوان راستہ بھٹک جاتے ہیں۔ انہیں اس وقت نہ مذہب کا ڈر نہ رواج کا خوف، نہ مالی رکاوٹ، نہ عزیز و اقارب کی رضامندی کے حصول کی فکر۔ اسے ہر وقت یہی احساس اور خیال رہتا ہے کہ اسے رفیقِ سفر ملنی چاہیئے۔ بہت کم لوگ ایسے گزرے ہیں جو ان ایّام میں ثابت قدم رہے ہوں، ورنہ جوانی واقعی مستانی ہوتی ہے اور ہوش بھلا دیتی ہے۔

بچّہ جب بلوغت کو پہنچتا ہے تو پھر وہ تسکین کے نت نئے طریقے ایجاد کرتا ہے۔ اغلام بازی، مشت زنی اور زنا کا سہارا لے کر دن گزارتا ہے۔ اپنی اچھی خاصی زندگی کو روگ لگا لیتا ہے

آئندہ صفحات میں آپ ان بیماریوں کا مفصل حال پڑھیں گے۔
چونکہ یہ تمام فعل مرد انجام دیتا ہے۔ اس لیے پہلے مردوں کی قسموں پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔

ویدک کی پرانی کتابوں میں مردوں کی چار اقسام بتائی گئی ہیں۔ ان چاروں قسموں کو جانوروں سے تشبیہہ دی گئی ہے۔ آیئے ان قسموں کے متعلق جانیں کہ وہ کون سی ہیں اور ان کے خواص کیا ہیں۔

(۱) شاش

مرد کی اس قسم کو خرگوش کی قسم سے تشبیہہ دی گئی ہے۔

خواص ایسا شخص درمیانے قد کا ہوتا ہے۔ طبیعت میں کچھ حجاب اور جھجک ہوتی ہے۔ آواز دل کو اچھی لگتی ہے۔ خوبصورت، صحت منداور صاف گو ہوتا ہے۔ اچھے لوگوں کو پسند کرتا ہے۔ فضول اور لغو گفتگو سے پرہیز کرتا ہے۔ مہمان نواز ہوتا ہے۔ اپنی بیوی سے ٹوٹ کر محبت کرتا ہے اور اسے ہی اپنی زندگی کا مقصد سمجھتا ہے۔ رات کو بھی اس کے زانو پر سر رکھ کے سونے کا عادی ہوتا ہے۔ یہ مردوں کی سب سے اعلیٰ قسم ہے۔

(۲) مرگ

مرد کی اس قسم کو ہرن سے تشبیہہ دی گئی ہے۔

خواص

یہ فطری طور پر شریف ہوتا ہے، لیکن مزاج میں رنگینی ہوتی ہے۔ موسیقی کا دلدادہ ہوتا ہے۔ اس کا قد لمبا ہوتا ہے جسم خوبصورت سڈول اور مضبوط ہوتا ہے۔ ہر وقت ہنسا رہتا ہے۔ خوش خوراک ہوتا ہے۔ عورت کا رسیا ہوتا ہے۔ ہر روز صحبت کرنا اپنا پیدائشی حق سمجھتا ہے۔ سمجھدار اور مہمان نواز ہوتا ہے۔

(۳) برش

مرد کی اس قسم کو بیل کی قسم سے تشبیہہ دی گئی ہے۔

خواص

اس کا قد لمبا اور رفتار تیز ہوتی ہے۔ رنگ بالکل سیاہ جلد موٹی اور کھردری ہوتی ہے۔ سارے عیبوں کا رسیا ہوتا ہے۔ جسم موٹا ہوتا ہے۔ ہر وقت جنسی پریشانی کا شکار رہتا ہے اور کسی دم بھی سیر نہیں ہوتا شراب اور زنا اس کی کمزوری ہوتی ہے۔ مردوں کی یہ قسم غیر مطمئن زندگی گزارتی ہے۔

(۴) اشو

مرد کی اس قسم کو گھوڑے کی قسم سے تشبیہہ دی گئی ہے۔

خواص

یہ بیل کی طرح ڈھیلا ڈھالا لیکن مضبوط اور جفاکش ہوتا ہے اس کا اوپر کا دھڑ لمبا اور ٹانگیں چھوٹی ہوتی ہیں اس لیے اس میں شرم و حیا کم ہوتی ہے۔ عورت اس کی کمزوری ہوتی ہے۔ عورت کے ایک اشارے پر قربان ہو جاتا ہے۔ گناہ کی زندگی گزارنے سے نہیں گھبراتا۔ رات کو کم سوتا ہے، لیکن ذہنی طور پر حافظ کا تیز اور عقلمند ہوتا ہے۔

ٹراؤٹ (مچھلی کا انڈا) قوت باہ میں اضافہ کرتا ہے۔ ایک انڈا روزانہ فرائی کرکے کھائیں۔

جنسی لحاظ سے عورت کی

چار اقسام

"وجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رونق"

علامہ اقبالؒ نے یہ الہامی مصرعہ نجانے کس موڈ میں کہا تھا اور اگر اس فلسفہ کی روشنی میں دیکھا جائے تو واقعی عورت کے بغیر دنیا سونی اور ویران ہے۔ عورت کے بغیر گھر جنگل ہے۔ رشی سدھا کہتا ہے کہ:

"اس جہان میں عورت سب سے افضل و برتر ہے اور یہ دنیا عورت ہی کی وجہ سے عالم وجود میں آئی اور برقرار ہے"

عورت حسن اور رعنائی ہے۔ عورت زندگی ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ اس زندگی کا سارا نظام اس کے گرد گھومتا ہے تو بے جا نہ ہوگا۔ ایک عورت دوسری سے مختلف ہے۔ اٹھنا، بیٹھنا، چلنا پھرنا، بول چال، عادات و اطوار اور جنسی لحاظ سے بھی مختلف ہے۔

یہاں ہم عورت کے جنسی لحاظ سے قسموں پر کچھ روشنی ڈالیں گے۔

جنسی لحاظ سے عورت کی چار قسمیں ہیں۔

۱۔ پدمنی ۲۔ چترنی ۳۔ سنکھنی ۴۔ ہستنی

(۱) پدمنی :- عورت کی یہ قسم سب سے اعلیٰ ہے۔ خوش گفتار، خوش کردار۔ ہرنی جیسی آنکھیں، گلابی ہونٹ، آنکھوں میں کشش اور روشنی، چہرہ کھلا ہوا، رخساروں پر سرخی، سینہ خوبصورت، دراز قامت، اخلاق و مروّت کی جیتی جاگتی تصویر۔ پاکیزہ و صاف ستھرے خیالات کی حامل اور جنسی جذبات سے دُور ہوتی ہے۔ خاوند کی وفادار اور خدمت گار ہوتی ہے۔ خوش مزاج ہونے کی وجہ سے اُداسی کو گھر میں جگہ نہیں ملتی۔ خوش لباس اور خوشبوؤں کی دلدادہ ہوتی ہے۔ ایسی عورت عشق بہت کم کرتی ہے۔ اگر عشق کرے تو یہ روگ زندگی بھر اس کے عذاب بن جاتا ہے اور مر مٹتی ہے

صفائی کا بہت خیال رکھتی ہے اور پھولوں سے محبت کرتی ہے۔ ایسی عورت دیوی سے کم درجہ نہیں رکھتی۔ جس گھر میں ہو وہاں خدا کی رحمت ہو جاتی ہے۔ جس سے بات کرے گی اس کا دل موہ لے گی۔ ایسی عورت کے جسم سے خوشبو آتی ہے۔

(۲) چترنی :- یہ عورت دوسرے نمبر پر ہے۔ یہ بھی خاوند کی تابعدار اور خدمت گار ہوتی ہے۔ بات کرنے کا انداز بہت پیارا اور دل کو موہ لینے والا ہوتا ہے۔ قدرے عشق پسند ہوتی ہے۔ موسیقی سے خاص شغف اور لگاؤ ہوتا ہے۔ تنہائی میں خود بھی گنگناتی ہے۔

قد درمیانہ ہوتا ہے۔ خود بھی جاذبِ نظر اور حسین ہوتی ہے۔ خوبصورت چیزوں اور دلکش نظاروں کو پسند کرتی ہے۔ جنسی لحاظ سے معتدل ہوتی ہے، لیکن پاگل نہیں ہوتی۔ مجامعت کے لیے میاں سے راضی ہو جاتی ہے۔ خود بھی لطف اٹھاتی ہے اور دوسرے کو بھی لطف اُٹھانے کا موقع دیتی ہے۔ ان سب باتوں کے باوجود خدا کا خوف دل میں رکھتی ہے۔ اچھے لباس کی دلدادہ ہوتی ہے۔ چٹ پٹی اور مزیدار چیزیں کھانا پسند کرتی ہے۔

(۳) سنکھنی :- یہ عورت کی تیسری قسم ہے۔ مردوں سے ہنس ہنس کر باتیں کرنے میں حجاب محسوس نہیں کرتی۔ مردوں سے میل ملاقات میں خوش رہتی ہے۔ البتہ اپنے خاوند کی زیادہ تابعدار اور خدمت گار نہیں ہوتی اور نہ اس سے زیادہ ڈرتی ہے۔ اس کا قد درمیانہ اور آنکھیں خوبصورت ہوتی ہیں۔ اس کا دل چاہتا ہے کہ ہر کوئی اس کی تعریف کرے۔ اونچی آواز سے باتیں کرتی اور ہنستی رہتی ہے۔ محفل میں ہنسی مذاق کی باتیں زیادہ کرے گی۔ جنسی ملاپ کے لیے بیقرار رہتی ہے بھوک اور پیاس کو برداشت نہیں کرسکتی۔ چلنے کا انداز منفرد مگر دل پکڑ لینے والا ہوتا ہے۔ عاشقوں کا حلقہ بڑھانے میں فخر محسوس کرتی ہے۔ پستان سڈول اور جسم سمارٹ ہوتا ہے۔

(۴) ہستنی :۔ عورت کی یہ چوتھی قسم ہے۔ ایسی عورت شراب کی رسیا ہوتی ہے۔ بدزبان، بدکردار اور بے لگام ہوتی ہے۔ مردوں کی بے عزتی کر دینے میں فخر محسوس کرتی ہے، نہ اسے اپنی عزت کا خیال ہوتا ہے اور نہ وہ دوسروں کی عزت کا خیال کرتی ہے۔ ایسی عورت کا قد یا تو بہت لمبا ہوتا ہے یا چھوٹا ہوتا ہے، لیکن گردن ہر دو حالت میں چھوٹی ہوتی ہے۔ جسم بہت بھاری یا دُبلا ہوتا ہے۔ نتھنوں کے سُوراخ بڑے۔ ہونٹ موٹے اور پستان بڑے بڑے ہوتے ہیں۔ آنکھیں سُرخ اور حیا سے خالی ہوتی ہیں۔ پیٹ بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ چال میں مردانہ پن زیادہ ہوتا ہے۔ جنس کی غلام ہوتی ہے۔ ہر وقت جنسی آوارگی کا شکار رہتی ہے۔ غیر مردوں سے جنسی تسکین کے لیے ملتی رہتی ہے۔ اونچی آواز سے بولتی اور بعض اوقات گندی گالیاں بھی دیتی ہے۔ اپنی گفتگو میں جنسی اعضاء کا ذکر کرتی رہتی ہے۔ ایسی عورت بچّوں سے بعض اوقات بہت محبت کرتی ہے اور بعض اوقات انہیں دیکھنا بھی پسند نہیں کرتی۔ اپنے خاوند کو غلام سے زیادہ نہیں سمجھتی۔ فیشن پرست اور بناؤ سنگھار کی شوقین ہوتی ہے۔ اگر قریب ہو کر اسے سُونگھا جائے تو جسم سے شراب کی بُو آتی ہے۔ ایسی عورت سے کسی کو بھی وفا نہیں ہو سکتی ـــ مکّار اور عیار ہوتی ہے۔

عورتیں

کیسے بستر پسند کرتی ہیں؟

گھر کا نظام چلانے کے لیے ہر مرد کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی بیوی کا خیال رکھے۔ اسے یہ بھی علم ہونا چاہیے کہ اس کی بیوی کس قسم کی ہے اور وہ کیا پسند کرتی ہے۔ اور کس حال میں خوش رہنا پسند کرتی ہے۔ ذیل میں ہم چاروں عورتوں کے بستروں کے متعلق بتائیں گے کہ وہ کیسے بستر پر سونا پسند کرتی ہیں۔

پدمنی

چونکہ یہ خود نازک مزاج اور نازک ہوتی ہے اس لیے نازک، خوشبودار اور خوبصورت چیزوں کو زیادہ پسند کرتی ہے۔ بعض اوقات بہت نرم بستر پر بھی اُسے نیند نہیں آتی اور وہ کروٹیں بدلتے رات گزار دیتی ہے۔ ایسی عورت کو اگر پھولوں کی سیج پر سلایا جائے تو وہ بہت خوش ہوتی ہے اور اس پر نیند کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ گلاب۔ موتیا اور گل داؤدی زیادہ پسند کرتی ہے۔ بستر پر اعلیٰ قسم کا خوشبو کا سپرے بھی ضروری ہوتا ہے۔ البتہ اگربتی کی خوشبو سے بھاگتی ہے۔

(۲) چترنی

یہ بھی نرم و گداز بستر کو پسند کرتی ہے۔ خاص طور پر تکیہ نرم اور صاف رکھتی ہے۔ بستر پر خوشبو کو پسند کرتی ہے۔ رات کو بستر پر جانے سے پہلے کپڑے بدلنے کی عادی ہوتی ہے۔ اس لیے کسی کے گھر کم مہمان رہتی ہے۔ جہاں بھی جاتی ہے بستر کا خیال رکھتی ہے۔

(۳) سنکھنی

ایسی عورت بھی نرم اور صاف ستھرا عمدہ بستر پسند کرتی ہے۔ تکیہ ذرا اونچا رکھ کر سوتی ہے۔ زیادہ دائیں کروٹ سے سوتی ہے۔ اگر بستر مزاج کے مطابق نہ ہو تو تمام رات بے قرار رہتی ہے۔

(۴) ہستنی

ایسی عورت کو بعض اوقات خود یہ علم نہیں ہوتا کہ اسے رات کہاں آئے گی۔ اس لیے بستر کا خاص خیال نہیں رکھتی۔ جہاں رات آئی اور جیسا بستر مل گیا سو جاتی ہے۔ اسے نرم و گداز اور ملائم بستر کا خیال بھی نہیں آتا۔ اکثر یہ زمین پر بھی سو جاتی ہے۔ سونے کی بہت شوقین ہوتی ہے۔

عورت کس طرح خوش ہوتی ہے ؟

ہر مرد کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کی بیوی اُس سے خوش رہے۔ اس کے لیے وہ خوشامد کے جدید طریقوں کو بھی آزماتا رہتا ہے۔ لیکن اُسے ناکامی ہوتی ہے۔ جب تک مرد کو یہ پتہ نہ ہو کہ اس کی بیوی کی کونسی قسم ہے تب تک وہ اُسے خوش کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ عورت کی چاروں قسموں میں ہر ایک کی عادت اور نیچر علیحدہ ہوتی ہے۔

آیئے ہم آپ کی رہنمائی کرتے ہیں کہ کونسی عورت کس طرح خوش ہو گی۔ آپ اس فارمولا کو اپنی گھریلو زندگی میں آزمائیں۔ انشاءاللہ کامیابی قدم چومے گی۔

پدمنی

اگر آپ اس موڈ میں ہوں کہ آپ کی بیوی خوش ہو تو ایسی عورت کو پیار و محبت سے بلاؤ اور میٹھی میٹھی باتیں کرو۔ اسے تحفہ میں زیورات اور خوشبو پیش کرو۔ پاس بٹھا کر اس کے بال اپنے ہاتھوں سے سنوارو کپڑوں کی تعریف کرو۔ محبت سے پاس بلا کر اپنے پہلو میں بٹھاؤ۔ وہ بہت خوشی محسوس کرے گی۔ ایسی عورت ہمیشہ مرد کے بائیں پہلو بیٹھتی اور لیٹتی ہے۔ وہ شاید بائیں پہلو اس لیے بیٹھتی اور لیٹتی ہے کہ وہ خود کو مرد کا دل سمجھتی ہے یا دل جتنی قیمتی چیز۔ کیونکہ دل بھی بائیں جانب ہوتا ہے۔

(۲) چترنی

یہ بھی پدمنی کی طرح پیار ومحبت کی باتوں سے خوش ہوتی ہے۔ اسے بھی زیورات۔ خوشبو اور پارچہ جات عزیز ہوتے ہیں۔ محبت بھری باتوں کو بہت پسند کرتی ہے۔ اپنے خاوند کے پاس دیر تک بیٹھنے میں خوشی محسوس کرتی ہے۔ یہ بھی مرد کے بائیں پہلو بیٹھتی اور لیٹتی ہے۔ حسن کی تعریف کو بھی بہت پسند کرتی ہے۔

(۳) سنگھنی

یہ ہر وہ کام کرتی ہے جس کی وجہ سے مرد کی زیادہ سے زیادہ رغبت ہو۔ اعلیٰ سے اعلیٰ لباس پہنتی ہے۔ زیورات کی بہت شوقین ہوتی ہے ایسی عورت سے اگر فیشن اور محبت کے موضوع پر زیادہ باتیں کی جائیں تو بہت خوش رہتی ہے۔ اس کے ذوق وشوق کی تعریف بھی ضروری ہوتی ہے۔ یہ دوسری عورتوں سے خود کو ذرا مختلف سمجھتی ہے۔ یہ مرد کے پاس ٹک کر نہیں بیٹھتی۔ بیٹھے ہوئے بھی کپڑوں کا زیادہ خیال رکھتی ہے۔ یہ بھی مرد کے بائیں پہلو بیٹھتی اور لیٹتی ہے۔

(۴) ہستنی

اسے چونکہ کھانے پینے سے زیادہ رغبت ہوتی ہے۔ اس لیے ایسی

باتیں جن میں کھانے پینے کا ذکر ہو بہت پسند کرتی ہے۔ نشے کے ذکر سے بہت خوش ہوتی ہے۔ اگر اس کے ساتھ فحش گفتگو کی جائے تو بہت خوش رہتی ہے یہ ہر وقت تنہائی میں مرد سے مجامعت کی خواہش رکھتی ہے اور ہر وقت بوس و کنار اور پیار و محبت کو پسند کرتی ہے۔ جنسی تسکین پر بہت خوش ہوتی ہے۔ ایسی عورت کو روپوں کا لالچ بھی خوش کر دیتا ہے۔

"میعاً سائلہ (سفید رنگ)
مجامعت سے چند منٹ قبل
اندام نہانی میں لگا کر مشغول
ہوں۔
عورت تمام عمر تابع رہے
گی ــــ"

عورت کا جذبہ شہوانی کیسے بیدار کیا جائے

ہمارے ہاں پاکستان میں جنسی گھٹن بہت ہے۔ اسی لیے جنسی امراض بھی بہت ہیں۔ سکول کے لڑکوں سے لے کر بزرگوں تک سب ہی پریشان ہیں۔ ہر شخص جنسی تسکین کے لیے کوشاں نظر آتا ہے۔ مطب میں ایسے مریض بھی دیکھنے کا موقع ملا ہے جو یہ بھی نہیں جانتے کہ عورت کے ساتھ مجامعت کیسے کی جاتی ہے اور مجامعت سے عورت کے کن مقامات کو چھیڑا جاتا ہے جس سے اس کا جنسی جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ عورت کے ساتھ پیار و محبت کے کیا اثرات ہوتے ہیں۔ میرے پاس مطب میں ایک نوجوان آیا، جس کی دو روز قبل شادی ہوئی تھی۔ بہت پریشان اور اداس تھا۔ چہرے کا رنگ اُڑا ہوا۔ اس میں پوری بات کرنے کی ہمت نہیں تھی۔ بالآخر اس نے بتایا کہ اس کی شادی ہوئی ہے۔ دو روز سے بیوی کے پاس جاتا ہے اور کچھ کر نہیں پاتا۔ بلکہ بُری طرح ناکام ہو کر واپس آ جاتا ہے۔ اس کی وجہ اس نے یہ بتائی کہ وہ زندگی میں کسی بھی عورت کے پاس

نہیں گیا اور نہ ہی اُسے اس سلسلہ میں زیادہ معلومات ہیں۔ بہرحال اُسے تسلّی کے ساتھ سارا معاملہ سمجھایا گیا اور اسے بتایا گیا کہ بیوی کے پاس جاکر پہلے پیار و محبت کی باتیں کرو۔ پھر بوس و کنار کرو۔ اس کے پستانوں کی نپلوں کو مسلو۔ نیچے والا ہونٹ چوسو، غرض مکمل ہدایات کے ساتھ اس کو رخصت کر دیا گیا

اگلے روز وہ نوجوان آیا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ اور خوشی کے پھول کھل رہے تھے۔ اس نے بتایا کہ وہ رات بہت کامیاب رہا ہے۔ اپنی بیوی کے ساتھ رات تین بار مجامعت کی ہے۔

یہ واقعہ تو ایک نوجوان اناڑی کا ہے، لیکن ہمارے ہاں نوّے فیصد لوگ جنسی تعلقات کے فن سے واقف نہیں۔ وہ لوگ جو جنسی تعلقات کے فن سے پوری طرح واقف ہوں۔ ان کی زندگی بڑی خوش و خرم گزرتی ہے۔ اور جو اس فن سے واقف نہیں ہوتے ان کے گھر دل میں ہمیشہ لڑائی جھگڑا رہتا ہے، اور جو اس فن سے واقف ہوں۔ انہیں صبح گھر سے بیڈ ٹی بھی مل جاتی ہے اور اچھا ناشتہ بھی۔ ایسے کامیاب میاں کا، بیوی گھر کے دروازے پر انتظار کرتی ہے۔ وہ لوگ جو جنسی نااہلی کا شکار ہوتے ہیں، وہ اس سلسلے میں اپنے کسی معالج سے مشورہ کرنا بھی گناہ سمجھتے ہیں اور اس طرح اپنی زندگی کو مزید عذابوں میں مبتلا کر لیتے ہیں۔ یہاں ہم ان لوگوں کی سہولت کے لیے ایک چارٹ بنا رہے ہیں۔

عورت ہر روز اور ہر وقت ایک ہی مقام سے برانگیختہ نہیں ہوتی بلکہ چاند کی تاریخوں کے ساتھ ساتھ جذبۂ شہوانیہ بھی خاص مقام کو چھیڑنے سے بیدار ہوتا ہے۔ اگر اس چارٹ کی روشنی میں عورت سے مجامعت کی جائے تو عورت زندگی بھر مطیع اور تابعدار رہتی ہے۔ وہ جنسی تسکین سے بہت لطف اندوز ہوتی ہے۔ جنسی ملاپ کی متمنی رہتی ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ عورت صرف پستانوں یا نیچے والے لب یا زبان چوسنے یا رانوں پر ہاتھ پھیرنے سے گرم ہوتی ہے۔ عورت کے جسم کے ہر حصّہ میں گرمی ہوتی ہے۔ ہر حصّہ سے وہی کام لے سکتا ہے جس کو اس کا علم ہو۔ آیئے ایک نظر چارٹ پر ڈالیں۔

تاریخ	مقام	تاریخ	مقام
بائیں طرف		**دائیں طرف**	
۱	پاؤں کا انگوٹھا	۶	کمر
۲	کف پا	۷	شرم گاہ
۳	ساق سیمیں	۸	ناف
۴	گھٹنے کے نیچے	۲۱	لب
۹	پستان	۱۰	گردن
۵	ران	۱۱	لب
۱۰	گردن	۲۲	پستان
۱۱	لب	۲۳	ناف

۱۲	رخسار	۲۴	شرم گاہ
۱۳	کان کے نیچے	۲۵	کمر
۱۴	پیشانی	۲۶	ران
۱۵	سر	۲۷	گھٹنے کے نیچے
۱۶	سر	۲۸	ساق
۱۷	پیشانی	۲۹	کف پا
۱۸	کان کے نیچے	۳۰	انگوٹھا
۱۹	رخسار		
۲۰	دہن ولب		

اگر چاند کی ان تاریخوں میں عورت کے ان مقامات کو دائیں طرف اور بائیں طرف کا لحاظ رکھتے ہوئے پیار کیا جائے اور ان مقامات کو ہلکے ہاتھ سے مسلا جائے تو عورت فوراً بے قابو ہو جائے گی۔

ایسی حالت میں وہ ملاپ سے پورے طور پر لطف اندوز ہوتی ہے اور مرد کو بھی مزے دیتی ہے۔ خود بھی انزال ہوتی ہے اور مرد کو بھی پورے پیار سے انزال کراتی ہے۔

اگر آپ اس چارٹ کی روشنی میں عورت کے مخصوص مقام کو چھیڑیں گے تو آپ کو پتہ چل جائے گا کہ وہ کتنی جلدی بے قابو ہو جاتی ہے۔ لمبے لمبے اور اکھڑے اکھڑے سانس لینا شروع کر دیتی ہے اور یہی وہ وقت ہوتا ہے جب مرد اپنی پوری مردانگی سے مجامعت کرتا ہے۔ خود بھی سیر ہو جاتا ہے اور بیوی کی بھی تسلی ہو جاتی ہے۔

ایام حیض میں مجامعت کے اثرات

مطب میں اکثر مریض آکر یہ سوال کرتے ہیں کہ کیا حیض کے دنوں میں مجامعت کرنی چاہیے ؟ اگر ایسا کریں گے تو اس کے کیا نقصانات ہیں ؟ یہ اور اس سے ملتے جلتے سوال کئی مریضوں کے لیے وجہ پریشانی بنے ہوتے ہیں ۔

حکماء قدیم کا خیال تھا کہ حیض والی عورت کو ملنے سے سوزاک ہو جاتا ہے ۔ پیشاب جل کر آنا شروع ہو جاتا ہے ۔ لیکن جدید سائنس اور حکماء کا ایک طبقہ اس بات پر متفق ہو گیا ہے کہ حیض والی عورت سے مجامعت کرنے میں کوئی نقصان نہیں بلکہ دوران حیض مجامعت کرنے سے بھی حمل قرار پا سکتا ہے ۔ اگر دوران حیض حمل قرار پا جائے تو اولاد پر اس کے کیا اثرات ہوں گے ۔ وہ ہم ذیل میں درج کر رہے ہیں :۔

وید حضرات کے نزدیک حیض کی پہلی تین راتوں میں جماع نہیں کرنا چاہیے ۔ پہلی رات صحبت کرنے سے مرد کی عمر کم ہو جاتی ہے اور اور حمل قرار پا جائے تو بچہ پیدا ہوتے ہی مر جاتا ہے ۔ دوسرے دن صحبت کرنے سے اگر حمل قرار پا جائے تو اس کے نتیجے میں جو بچہ

پیدا ہوگا یا تو فوراً مر جائے گا یا دو ہفتے کے اندر اندر چل بسے گا۔ تیسری رات مجامعت کرنے سے اگر حمل قرار پا جائے تو بچہ ٹیڑھا میڑھا اور بدصورت پیدا ہوگا۔ یہ بچہ بھی جلد مر جائے گا۔ چوتھی رات اگر صحبت کی جائے اور حمل قرار پا جائے تو اولاد لمبی عمر والی اور خوبصورت پیدا ہوتی ہے۔ ایسے لوگ جو لڑکے کے خواہش مند ہوں اور ان کی انتہائی یہ کوشش ہو کہ لڑکے پیدا ہوں، انہیں چاہیے کہ وہ چوتھی، چھٹی، آٹھویں دسویں اور بارھویں رات کو جماع کریں۔ اگر لڑکی کی خواہش ہو تو پانچویں ساتویں، نویں اور گیارھویں رات صحبت کریں۔ وہ لوگ جو دن کے وقت بھی مجامعت کے شوقین ہوتے ہیں۔ اُن کی عمریں زیادہ لمبی اور صحت مثالی نہیں ہوتی۔ اگر دن میں حمل قرار پا جائے تو اولاد کا کریکٹر ٹھیک نہیں ہوتا۔ وہ بے شرم اور بے حیا ہوتی ہے۔ ایسی اولاد ماں باپ کے لیے رسوائی کا باعث بنتی ہے۔

اسی طرح اگر عورت کو بلوغت سے پہلے حمل قرار پا جائے تو اولاد نحیف و نزار ہوتی ہے۔ بعض اوقات زچہ بچہ دونوں مر جاتے ہیں۔ رات کے اوّل حصے میں صحبت کرنے کے نتیجہ میں، جو اولاد پیدا ہوتی ہے وہ بہت جلد مر جاتی ہے۔ دوسرے حصّے میں کمزور اور بدقسمت تیسرے حصے میں شرابی اور چوتھے حصے میں صالح اور فرماں بردار اولاد پیدا ہوتی ہے۔ جیسا کہ پہلے بیان کر چکا ہوں کہ اگر حیض میں حمل قرار پا جائے تو اولاد کے اس پر کیا اثرات ہوں گے۔

حیض کے پہلے دن سے لے کر سولہویں دن تک کا چارٹ ملاحظہ فرمائیں :

دن	اثرات
پہلا	اگر حیض کے پہلے دن صحبت کی جاتے تو مرد کی زندگی کم اور اولاد چھوٹی عمر میں مر جائے گی ۔ اس لیے پرہیز ضروری ہے ۔
دوسرا	دوسرے دن کے نتیجہ میں بچہ یا تو مردہ پیدا ہوتا ہے یا فوراً پیدائش کے بعد مر جاتا ہے ۔
تیسرا	مرد کی عمر کم ہو جاتی ہے اور اولاد وقت سے پہلے مر جاتی ہے ۔
چوتھا	اولاد لمبا عرصہ زندہ رہتی ہے ۔
پانچواں	اولاد تابعدار ، خدمت گار اور نیک ہو گی ۔
چھٹا	درمیانے درجے کی اولاد ہو گی ۔
ساتواں	بے اولاد ہو گا ۔
آٹھواں	خوش قسمت اور خوشحال لڑکا ہو گا ۔
نواں	میاں بیوی کی صحت اچھی رہے گی اور خوشحالی ہو گی ۔
دسواں	اولاد خوبصورت ، طاقت ور اور مضبوط ہو گی ۔
گیارہواں	عورت بیمار ہو جائے گی ۔
بارہواں	نام روشن کرنے والی نرینہ اولاد پیدا ہو گی ۔
تیرہواں	بُرے کریکٹر کی اولاد پیدا ہو گی ۔

اثرات	دن
صالح اور شریف بیٹا پیدا ہوگا۔	چودھواں
نیک صالح اور اچھی سیرت کی لڑکی پیدا ہوگی۔	پندرہواں
خوش بخت اور خوش قسمت ہوگا۔	سولھواں

یہ وہ اثرات ہیں جو ایام حیض میں صحبت کرنے سے اولاد پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

● ــــ شہد اور روغن زیتون باہم ملا کر طلاء کرنے سے مردانہ طاقت بڑھ جاتی ہے۔

اس طلاء کو روزانہ دس منٹ تک ملیں۔

حیض کے مستقبل پر اثرات

حکمائے قدیم اور وید حضرات نے جنسیات پر بہت کام کیا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ ابھی سائنس اپنی تمامتر ترقی کے باوجود اس مقام پر نہیں پہنچ سکی جہاں حکماء نے اسے چھوڑا تھا۔ جنسیات پر کام کرنے والا کوئی بھی طالب علم شاستروں کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ ویدوں نے برسوں کی ریاضت اور شبانہ روز کوششوں سے جنسی تعلقات کی یہ باریکیاں دریافت کیں۔ میرے خیال میں اگر آج بھی حکماء اور وید حضرات کی ان تصانیف کا مطالعہ کیا جائے اور ان کی روشنی میں زندگی گزاری جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ ناکامی کا سامنا کرنا پڑے۔

شاستروں کی تحقیق کے مطابق لڑکی کو جب پہلی بار حیض کا خون آتا تو اس کے مستقبل کے بارے میں فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔ چاند کی جس تاریخ کو حیض شروع ہو، اسے نوٹ کر کے درج ذیل چارٹ سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

ویدوں کا کہنا ہے کہ یہ چارٹ حتمی اور یقینی ہے۔ یعنی اگر حیض کا خون پہلی بار چاند کی پہلی تاریخ کو آئے تو اثرات کیا ہوں گے۔ دو[۲] کو آئے تو اثرات کیا ہوں گے۔

چونکہ ہمارے ہاں جنسی معلومات بہت کم ہیں، اور بیشتر پڑھے لکھے لوگ بھی جنس کی ابجد تک نہیں جانتے ۔ شاید اسی لیے ہمارے ہاں گھر لوٹنا چاکی کا مسئلہ عام ہے ۔ ایسے حضرات کے لیے یہ کتاب استاد کا کام دے گی ۔ لیجیئے چارٹ حاضر ہے :-

چاند کی تاریخ	اثرات
پہلی	زیادہ تر بیماریوں کا شکار رہے گی ۔
دوسری	دماغی طور پر کمزور ہو گی اور طبیعت میں ٹھہراؤ نہیں ہوگا ۔
تیسری	اولاد کی نعمت سے محروم رہے گی ۔
چوتھی	اولاد کا بچ رہنا معجزہ ہوگا ۔
پانچویں	زندگی پریشان گزرے گی ۔ جوانی ہی میں موت کا حادثہ بھی پیش آسکتا ہے ۔
چھٹی	بیماریوں کی وجہ سے عمر دراز نہیں ہو گی ۔
ساتویں	ہوسکتا ہے کہ اولاد پیدا ہی نہ ہو ، یا صرف ایک ہو ۔
آٹھویں	کریکٹر ٹھیک نہیں ہوگا ۔
نویں	زندگی خوش و خرم گزرے گی ۔
دسویں	چال چلن مشکوک ہوگا ۔
گیارہویں	خاندان کی بدنامی کا باعث ہو گی
بارہویں	فطرتاً شریف النفس ہو گی ۔

تیرہویں	پرہیزگار اور شریف ہوگی۔ خاوند پر مرمٹنے والی ہوگی۔
چودہویں	عزت اور دکھوں کا ہمیشہ سامنا رہے گا۔

شاستروں میں لکھا ہے کہ جس عورت کو حیض نئے چاند کے دن شروع ہوگا، وہ خراب چال چلن کی ہوگی۔

دنوں کے مطابق حیض کے اثرات

طب یونانی کے اندر جنسی معلومات کا ایک بیش بہا خزانہ چھپا ہوا ہے۔ اگر ان کتابوں کا ترجمہ کرکے بازار میں لایا جائے اور عوام کو اس علم کی آگاہی ہو تو بیشتر جنسی مسئلے صرف اس سے حل ہو جائیں۔

بعض لوگ اس سلسلہ میں گفتگو کرنا بھی پسند نہیں کرتے اور اسے فحاشی کے زمرے میں ڈال دیتے ہیں۔ لیکن میرے خیال میں جتنے بھی علم ہیں یہ ان میں سب سے مشکل علم ہے۔ اس وقت مارکیٹ میں اس علم کی سب سے زیادہ ڈیمانڈ ہے۔ اس لیے اس سے آگاہی بہت ضروری ہے۔ مذہب بھی ان معلومات کے خلاف نہیں۔ یہ باتیں زندگی کا حصہ ہیں۔ اب یہ جو چارٹ پیش کیا جا رہا ہے۔ اس میں دنوں کے مطابق حیض کے اثرات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ مثلاً اگ

پہلی بار بدھ کو حیض آئے تو اس کے کیا اثرات ہوں گے۔ یہ چارٹ اس سلسلے میں آپ کی رہنمائی کرے گا۔

دن	اثرات
اتوار	سر سے خاوند کا سایہ جلد اُٹھ جائے گا۔
سوموار	خاوند کی عاشق اور فرمانبردار ہو گی۔
منگل	چال چلن درست نہیں ہو گا۔
بُدھ	زندگی کی ہر نعمت حاصل ہو گی۔ عزت، دولت، شہرت۔
جمعرات	خاوند امیر کبیر ہو گا۔ زندگی پُرمسرت گزرے گی۔
جمعہ	عمر لمبی ہو گی اور بچے بھی زیادہ ہوں گے۔
ہفتہ	اولاد سے محروم رہے گی اور میاں کے لیے بھی نیک ثابت نہ ہو گی۔

مہینوں کے مطابق حیض کے اثرات

حیض کا خون ہر ماہ کی کس تاریخ کو آتا ہے۔ حکماء نے مہینوں کے مطابق اس کی درجہ بندی کی ہے۔ اگر پہلی بار خون جیٹھ میں آئے گا تو اس کے کیا اثرات ہوں گے۔ بارہ مہینے کا یہ چارٹ اسی نسبت سے تیار کیا گیا ہے۔ چارٹ ملاحظہ فرمائیں۔

ماہ	اثرات
بیساکھ	خوش گفتار اور خوش کردار ہوگی۔
جیٹھ	بیوگی کے صدمہ سے دوچار ہوگی۔
ہاڑ	خوش و خرم رہے گی۔
ساون	زندگی بھر اولاد کی طرف سے پریشان رہے گی۔
بھادوں	بیماری مقدر ہوگی۔
اسوج	خود کو ہمیشہ بدقسمت سمجھے گی۔ اولاد کی پریشانی بھی رہے گی۔
کاتک	خاوند ہمیشہ اسے نحوست سمجھے گا۔
مگھر	خاوند سے محبت کرنیوالی ہوگی۔ صالح اور شریف ہوگی۔
پوہ	خوبصورت ہوگی، لیکن بھٹکی ہوئی ہوگی۔

اثرات	ماہ
وفا کا نمونہ ہوگی ۔ تابعدار اور خدمت گار ہوگی ۔	ماگھ
اولاد کی طرف سے خود کفیل ہوگی ۔	پھاگن
خواہشات کے سامنے دم توڑنے والی ہوگی ۔	چیت

وقت کے مطابق حیض کے اثرات

اثرات	وقت
اگر حیض کا خون پہلی بار دن کو آئے تو خوش قسمت ہوگی ۔	دن
اگر رات کو آئے تو خاوند پیار کرنے والا ملے گا ۔	رات
اگر حیض کا خون پہلی بار علی الصبح آئے تو بد قسمت ہوگی اور پریشان رہے گی ۔	علی الصبح
اولاد کی نعمت سے محروم رہے گی ۔	شام

یہ چارٹ حکماء اور وید حضرات نے برسوں عرق ریزی کر کے مرتب کئے ہیں ۔ ان کے متعلق ان کا کہنا ہے کہ یہ سو فیصد ٹھیک ہیں ۔

۵
عورت بھی نامرد ہوتی ہے

بظاہر یہ عنوان کچھ عجیب سا لگتا ہے اور نامرد کا لفظ صرف مرد کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ چونکہ یہ لفظ اپنے اندر پورے معنی رکھتا ہے اس لیے قارئین کے لیے اس کو استعمال کیا گیا ہے۔ آپ نے مردوں کے متعلق عام سُنا ہوگا کہ وہ جنسی طور پر کمزور ہیں یا نامرد ہیں۔ لیکن مطب کی زندگی میں بہت سے واقعات ایسے بھی دیکھنے اور سننے میں آئے جہاں مردوں نے آکر شکایت کی کہ میری بیوی نامرد ہے۔ مُردوں کی طرح پڑی رہتی ہے۔ اسے کتنا بھی پیار کیا جائے وہ ٹس سے مس نہیں ہوتی۔ لیکن میاں سے محبت ہونے کی وجہ سے مجامعت سے انکار نہیں کرتی۔

میرے پاس مطب میں میاں بیوی آئے۔ دونوں نوجوان خوبصورت اور تعلیم یافتہ تھے، بظاہر ان کی زندگی بڑی خوش و خرم گزر رہی تھی۔ لیکن خاوند نے شکایت کی کہ بیوی مجھے بہت زیادہ پیار کرنے کے باوجود مجامعت کے لیے تیار نہیں ہوتی۔ اور میری ہر رات کو یہی لڑائی رہتی ہے۔ اگر میں اُسے مہینہ بھر نہ کہوں تو وہ مجامعت کے لیے نہیں بلاتی۔

حکیم صاحب، اس سلسلہ میں میں بہت پریشان ہوں میں

اپنی بیوی کے علاوہ کسی کو ملنا پسند نہیں کرتا۔

میں نے مریضہ کو مخاطب کر کے پوچھا کہ آپ کے میاں کو آپ سے جو شکایت ہے وہ آپ نے سن لی ہے۔ مریضہ نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ اس سلسلہ میں کچھ کہنا چاہتی ہیں۔ مریضہ نے کہا کہ مجھے اپنے میاں سے بہت زیادہ محبت اور پیار ہے۔ میں ان کے بغیر زندگی کا تصوّر بھی نہیں کر سکتی۔ لیکن اب مجھے مجامعت میں مزا نہیں آتا، اور میں ذہنی طور پر اس کے لیے تیار نہیں ہوتی۔ اگر کسی روز مجامعت کر بھی لوں، تو صرف ان کی خوشی کے لیے کرتی ہوں۔ ایسی ٹھنڈی اور پتھر عورتیں بھی اس معاشرہ میں موجود ہیں۔

عورت کے جنسی نامرد ہونے کی کئی وجوہات ہیں :-

۱ :- اگر عورت ایک لمبے عرصے تک کسی مہلک اور موذی مرض میں مبتلا رہی ہو اور اس کے بعد صحت یاب ہو گئی ہو۔ تو اس حالت میں بھی مجامعت سے نفرت ہو جاتی ہے۔

۲ :- کثرتِ مجامعت کی وجہ سے بھی عورت کو مجامعت سے نفرت ہو جاتی ہے۔ وہ لوگ جو جنسی بے راہروی کا شکار ہوں۔ ان کی جب شادی ہوتی ہے تو وہ بیوی کو ایک بے جان کھلونا سمجھتے ہیں وہ کسی بھی قواعد و ضوابط کی پرواہ کیے بغیر ہر وقت عورت سے چھیڑ چھاڑ کرتے رہتے ہیں۔ اس سے بھی عورت کی جنسی زندگی میں نامردپن آ جاتا ہے۔

۳ :- عورت جب جماع کے وقت پورا لطف نہیں اٹھاتی۔ میاں کی کمزوری کی وجہ سے وہ ہر بار مجامعت سے پریشان ہوتی ہے تو بھی جنسی طور پر ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ ایسی عورتوں کو بھی مجامعت سے کوئی دلچسپی نہیں رہتی۔

۴ :- ایسی عورتیں جن پر مذہب کا رنگ زیادہ ہو وہ مذہبی نقطہ نظر سے بھی پاک وصاف رہنا پسند کرتی ہیں۔ انہیں بھی مجامعت سے زیادہ دلچسپی نہیں رہتی۔

۵ : مردوں کی طرح عورتوں کے اعضاء بھی کثرتِ جماع کی وجہ سے متاثر ہوتے ہیں۔ وہ عورت جو بلوغت کے ساتھ ہی کچھ نہ کچھ کرنے کی عادی ہو۔ اس کی ذکاوتِ حس بڑھ گئی ہو۔ وہ بھی جماع کے نام سے دور بھاگتی ہے۔

۶ :- بعض اوقات غربت اور افلاس کی وجہ سے بھی عورت میں جنسی طاقت کمزور ہو جاتی ہے۔ ایسی عورت مردوں کے لیے ایک عذاب سے کم نہیں ہوتی۔ مرد اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتا ہے۔ لیکن عورت پر اس کا اثر نہیں ہوتا۔ ایسی عورتوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ کچھ دن کے لیے اپنے خاوند کے پاس سے چلی جائیں۔ اپنی خوراک کو ٹھیک کریں۔ گوشت، مرغ، مچھلی، انڈا اور خشک میوے کھلائے، ایسی عورت سے جماع سے پہلے اس بات کا اندازہ لگا لینا چاہیے کہ ٹھنڈک کے کیا اسباب ہیں، ممکن ہو سکے تو ان اسباب کو رفع کریں۔

اگر ڈیپریشن ہو تو پہلے اس کی طرف توجہ دینی چاہیے۔

وہ واقعہ جو میں اوپر بیان کر چکا ہوں۔ اس مریضہ کو درج ذیل نسخہ استعمال کرایا گیا۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے اس کی بہت تعریف کی۔ میاں بیوی میں حقِ زوجیت کے مسئلہ پر پھر کبھی اختلاف پیدا نہیں ہوا۔

- حبِ نصر خاص ۔ ایک ایک گولی دوپہر و شام بعد غذا۔
- سبوبِ کبیر خاص ۔ ایک چمچی دودھ سے سوتے وقت

اس نسخہ سے مریضوں کی ایک بہت بڑی تعداد کو فائدہ ہوا ہے۔ اگر اس نسخہ کے ساتھ ساتھ مریضہ کو دودھ میں شہد ملا کر پلایا جائے اور دو انڈوں کی زردی بھی استعمال کرائی جاتے تو بہت جلد خاوند کی طرف رغبت ہو جائے گی۔

ہمارے ہاں مشرقی شرم و حیا کی وجہ سے بہت سے زنانہ امراض بالآخر وجہ پریشانی بن جاتے ہیں۔ وہ اس لیے کہ لڑکی شرم و حیا کی وجہ سے کسی بات ہی نہیں کرتی اور وہ روگ اُسے گھن کی طرح کھا جاتا ہے۔

مردوں کی طرح عورتوں کی بیماریاں بھی حسن و شباب چھین لیتی ہیں رنگ زرد ہو جاتا ہے اور عمر سے پہلے بوڑھی ہو جاتی ہیں۔ بیماری کے سلسلہ میں کسی شرم و حیا کی ضرورت نہیں، بلکہ فوری طور پر کسی ماہر معالج سے رابطہ قائم کرنا چاہیے۔

اغلام باز عورتیں

ہمارے ہاں جنسی تشنگی بہت ہے۔ جو کوئی سوچتا ہے وہ ہو نہیں سکتا۔ اسی گھٹن اور ناواقفیت کی وجہ سے بہت سے جنسی مسائل پیدا ہوجاتے ہیں۔ ایک زمانہ تھا جب صرف مرد ہی جنسی تسکین کے لیے حکما کے پاس جایا کرتے تھے اور مردانہ طاقت کے لیے گولیاں لایا کرتے تھے، لیکن اب مطب کی عملی زندگی میں یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ عورتیں بھی حکما سے آکر جنسی تسکین کے پوشیدہ رموز سے آگاہی حاصل کرتی ہیں۔ بعض خواتین اپنے کمزور خاوند کے لیے مردانہ طاقت کی دوائیں بھی لے کر جاتی ہیں۔ گھریلو عورتیں تو ہر حال میں گزر بسر کر لیتی ہیں، لیکن دور حاضر کی نام نہاد ماڈرن خواتین جنہیں میڈم بھی کہا جا سکتا ہے۔ جب اپنے خاوند سے کسی طور مطمئن نہیں ہوتیں تو جنسی تسکین کے لیے اِدھر اُدھر منہ مارتی پھرتی ہیں۔ ایسی عورتیں عمر میں زیادہ ہونے کے باوجود ناز نخرے کا سہارا لے کر ہر وقت جوان لگتی ہیں۔ اپنے جنسی اعضاء کی نمائش کرتی ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ ان کی طرف متوجہ ہوں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایسی عورتیں بڑی عمر کے لوگوں کو گھاس نہیں ڈالتیں، بلکہ نوجوانوں کا انتخاب کرتی ہیں۔ جوانی کے دن کہاں یہ سوچنے کا موقع دیتے

ہیں ۔ نوجوان فوراً میڈم کے دام محبت میں گرفتار ہو جاتے ہیں ۔ وہ اس انداز سے ناز نخرے سے بلاتی ہے کہ نوجوان پاؤں میں گر کر جان دینے کے لیے تیار ہو جاتا ہے ۔ یہ زمانہ ساز عورتیں چونکہ جنس اور مجامعت کے تمام اصولوں اور طریقوں سے واقف ہوتی ہیں ۔ اس لیے جب نوجوان کو اپنے دام الفت میں پھنسانے کے لیے اُسے بوس و کنار کرتی ہیں اور اس کے آلہ تناسل کو پکڑ کر مسلتی اور پیار کرتی ہیں ۔ اب تو آلہ تناسل کو چوسنے کا رواج زور پکڑتا جا رہا ہے کہ نوجوان اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ سکتا ۔ پھر وہ اس طرح اس سے مجامعت کرتی ہیں کہ بس وہ اسی کا غلام ہو کر رہ جاتا ہے ۔ میڈم سے ملنے اور مجامعت کرنے کا چسکا اسے افیون کی طرح لگ جاتا ہے ۔ ایسی عورتیں پھر کچھ دنوں کے بعد کسی اور نوجوان کا انتخاب کر لیتی ہیں ۔ ان کا یہ سلسلہ زلفِ یار کی طرح دراز ہو جاتا ہے ۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ ایسے نوجوان پھر جنسی طور پر ناکارہ ہو جاتے ہیں ۔ انہیں چھوٹی عمر کی کسی لڑکی سے دلچسپی نہیں رہتی ۔

ایسی اغلام باز عورتیں جنسی تسکین کے لیے پھر شراب اور دیگر منشیات کا سہارا بھی لیتی ہیں ، بلکہ اپنی جیب سے نوجوانوں کو پہلے نشہ کراتی ہیں ، پھر اس سے مجامعت کرتی ہیں ، جس سے مزہ دوچند ہو جاتا ہے ۔ بڑی عمر کی یہ عورتیں ، بعض اوقات نوجوانوں کو اپنے گھر بھی لے جاتی ہیں ۔ اپنے خاوند یا گھر کے دوسرے افراد سے تعارف کراتے وقت اسے اپنا منہ بولا بیٹا یا بھائی بھی کہہ دیتی ہیں تاکہ وہ آزادانہ

طور پر گھر آ جا سکے ۔ ایسی جنسی پاگل عورتیں کئی گھرانوں کو اجاڑ دیتی ہیں۔ نوجوانوں کو نشہ کی مستقل عادت ہو جاتی ہے ۔ عین عالم شباب میں نوجوان سب کچھ کھو دیتے ہیں ۔ عمر سے پہلے بوڑھے ہو جاتے ہیں ایسی عورتیں جب انہیں چھوڑ تی ہیں تو پھر پہچاننے سے انکار کر دیتی ہیں، بعض نوجوان اس صدمہ کی تاب نہیں لا سکتے اور وہ دماغی توازن کھو دیتے

یہ جُوں جوں بوڑھی ہوتی جاتی ہیں ان میں نخرہ زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ میک اپ اور بالوں کے خوبصورت سٹائل اور بھڑکیلے کپڑوں کے سہارے جوانی برقرار رکھتی ہیں ۔ ایسی عورتیں خود بھی نشہ کی عادی ہو جاتی ہیں۔ اکثر فیشن کے طور پر سگریٹ نوشی کرتی ہیں ۔

خوبصورت ،گورے چٹے ،مضبوط جسم اور نوجوان ان عورتوں کے زیادہ شکار ہوتے ہیں ۔ ایسی عورتیں ان نوجوانوں کو بُرے راستوں پر بھی لگا دیتی ہیں ۔ اپنی جنسی تسکین کے لیے وی ۔سی ۔آر پر ننگی فلمیں دیکھتی اور دکھاتی ہیں ۔ وی ۔سی ۔آر پر ننگی فلمیں دیکھنے کے بعد خود بھی ویسی ہی حرکتیں کرتی ہیں اور ان نوجوانوں سے بھی کراتی ہیں ۔ ابتدا میں انہیں یہ بات عجیب سی لگتی ہے ، لیکن رفتہ رفتہ وہ اس کے عادی ہو جاتے ہیں ۔ نوجوانوں کو خاص طور پر ایسی عورتوں سے بچنا چاہیے ۔

عورتوں میں خود لذتی
اور
جنسی ملاپ

مردوں کی طرح عورتیں بھی جنسی تسکین کے لیے مُشت زنی کرتی ہیں اور ابتدا میں وہ یہ عمل ایک سے تین بار کرتی ہیں مُشت زنی سے مردوں کی طرح ان کی بھی ذکاوت حِس بڑھ جاتی ہے۔ اگر کوئی مرد ایسی عورت کو ذرا سا بھی چھیڑ چھاڑ کرے تو وہ منزل ہو جاتی ہے۔ ایسی عورتیں لیکوریا جیسے موذی مرض کا بھی شکار ہو جاتی ہیں۔ رنگ زرد اور کمر میں مسلسل درد رہنے لگتا ہے۔ شادی کے بعد اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ حمل گِر جاتا ہے۔ رحم میں ورم ہو جاتا ہے اور دیگر پیچیدہ بیماریاں شروع ہو جاتی ہیں۔ ایسی لڑکیاں جب یہ فعل شروع کرتی ہیں اور لُطف اندوز ہوتی ہیں تو پھر اپنی ہم عمر سہیلیوں میں اس کا ذکر مرچ مصالحہ لگا کر کرتی ہیں۔ دوسری لڑکیاں بھی بعض اوقات یہ فعل شروع کر دیتی ہیں جب ان میں پکّی دوستی ہو جاتی ہے تو پھر خود تنہائی میں اکٹھی لیٹ کر ایک دوسرے کے پستان مُنہ میں ڈال کر چوستی ہیں۔ ایک دوسرے کو گرم کرتی ہیں۔ شرمگاہ کو چھیڑتی ہیں اور پھر ایک دوسری کے اوپر لیٹ کر جنسی

ملاپ کرتی ہیں۔ جنسی تسکین کے لیے تمام طریقے وہی اپناتی ہیں جو مرد کرتے ہیں۔ یورپ میں یہ بیماری عام ہے لیکن یہاں ابھی بہت کم ہے۔

مغرب سے واپس آنے والے دوستوں نے بتایا کہ جس فلیٹ میں دو جوان لڑکیاں رہتی ہوں، وہاں کسی نوجوان کی دال نہیں گلتی کیونکہ وہ جنسی طور پر آپس میں یک جان دو قلب ہوتی ہیں اور انہیں کسی مرد کی پروا نہیں ہوتی۔ وہ جنسی آسودگی اپنے ملاپ سے کر لیتی ہیں۔ ایسی لڑکیاں شادی کی طرف بھی کوئی خاص توجہ نہیں دیتیں۔ بلکہ بعض اوقات یونہی عمر گزر جاتی ہے۔

ایک مدت تک میں اس حقیقت کو جھٹلاتا رہا کہ عورت، عورت کی تسکین نہیں کر سکتی، لیکن مطب میں ایک مریضہ نے اپنی اندرونی تکلیف کا ذکر کرتے ہوئے اس بات کا انکشاف کیا کہ میری ایک سہیلی اور میں اس طرح جنسی ملاپ کرتی رہتی ہیں، کیا یہ تکلیف اس وجہ سے تو نہیں؟

میں نے خاتون سے سوال کیا کہ آپ کو اس طرح جنسی لذت محسوس ہوتی ہے جیسے مردوں کے ملاپ سے ہوتی ہے؟

خاتون نے جواب دیا کہ اس سے بھی زیادہ ــــ کیونکہ عورت عورت سے پھول کی طرح محبت کرتی ہے۔ محبت اور جنس لازم و ملزوم ہیں۔ مرد عورت کو پتھر اور بے جان سمجھتا ہے۔ اسے توڑ مروڑ کر بے حال کر دیتا ہے۔ اس طرح جنسی لذت حاصل نہیں ہوتی بلکہ الٹا دماغ پریشان اور جسم درد کرنے لگتا ہے۔ خود لذتی اور جنسی ملاپ کی عادی عورتیں بانجھ

جنسی پاگل ہو جاتی ہیں ۔ وہ اپنی اس سہیلی کے مقابلے میں کسی کو کچھ نہیں سمجھتی ، بلکہ اس کی خوشنودی حاصل کرنے میں کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتیں ۔ ایسی عورتیں پیچیدہ زنانہ امراض کا شکار ہو جاتی ہیں۔

کامیاب ازدواجی زندگی گزارنے کے لیے ضروری ہے کہ ایسی ، حرکتوں سے باز رہا جائے کیونکہ جو لڑکی ایک مدت تک اپنی ہم جنس سے مباشرت کرتی رہی ہو اسے خاوند کے ساتھ مباشرت میں خاص مزہ نہیں آتا ۔ وہ جنسی تسکین کے لیے پھر اپنی سہیلی کا سہارا لیتی ہے ۔ خاوند کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ ابتدائی دنوں میں اس بات کا خیال رکھے کہ اس کی بیوی بھی مباشرت سے خوش ہے اور وہ ملاپ سے خود کو ہلکا پھلکا محسوس کرتی ہے۔

کنوارپن سے متعلق غلط فہمیاں

شادی کی جتنی خوشی ہوتی ہے، اتنا ہی ڈر اور خوف بھی ہوتا ہے۔ لڑکی کو اس کی سہیلیاں ڈراتی ہیں کہ پہلی رات قیامت کی رات ہوتی ہے۔ اس رات زندگی دوبارہ بنتی ہے۔ خاوند بہت تشدّد کرتا ہے۔ وہ برسوں کا بھوکا پیاسا نوجوان نرم و نازک الہڑ دوشیزہ پر ٹوٹ پڑتا ہے اور الٹے سیدھے داؤ آزماتا ہے۔ غرض دلہن اس طرح خوف زدہ کیا ہوتا ہے کہ وہ گھر سے نکلتے ہوئے رونا شروع کر دیتی ہے اور سسرال پہنچنے تک وہ گھبرا سی جاتی ہے، اور اس کے دل و دماغ پر ایک انجانا سا خوف سوار رہتا ہے۔ اُسے سہیلیوں کی باتیں یاد آتی ہیں تو وہ اور گھبرا جاتی ہے۔ مشرقی لڑکی شرم و حیا کی پیکر۔ اسے اس سے قبل اس بات کا علم نہیں ہوتا، اس لیے وہ سنی سنائی باتوں پر ایمان لے آتی ہے۔ اسے سہیلیوں کا یہ جملہ بار بار یاد آتا ہے کہ تیرے میاں نے آج تیرا کنوارپن پھاڑ دینا ہے۔

کنوارپن جسے پردۂ بکارت بھی کہتے ہیں۔ یہ ایک جھلی نما پردہ

ہوتا ہے جو کنوارپن کی نشانی ہوتی ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہر لڑکی کا پردۂ بکارت ٹھیک ہو۔ دورِ حاضر میں چونکہ لڑکیوں نے کھیلوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا شروع کر دیا ہے، اس لیے یہ پھٹ بھی سکتا ہے۔ مثلاً وہ لڑکیاں جو لانگ جمپ، والی بال۔ فٹ بال۔ کرکٹ۔ ہاکی۔ سائیکل ریس ہائی جمپ۔ رسہ کودنا اور دوسری سخت ورزش کرتی ہیں، ان کا پردۂ بکارت (کنوارپن) اچھل کود میں خود بخود پھٹ جاتا ہے۔ پردہ پھٹنے سے تھوڑا سا خون نکلتا ہے اور پھر وہ ٹھیک ہو جاتی ہیں، اور بعض اوقات اس کے پھٹنے کا علم بھی نہیں ہوتا۔ لیکن وہ لڑکیاں جو گھریلو زندگی گزارتی ہیں اور کسی کھیل میں حصہ نہیں لیتیں۔ ان کا بھی پردۂ بکارت پھٹ جاتا ہے۔ اگر کوئی مشقت یا بوجھ کا کام کیا جائے یا تیز تیز سیڑھیاں چڑھا جائے یا یک دم اندامِ نہانی میں کوئی چیز چبھ جانے سے بھی پھٹ جاتا ہے۔ بعض جاہل اور لاعلم ایسی لڑکیوں کو شک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ حالانکہ یہ ٹھیک نہیں ہے۔ وہ لڑکی جس کی نئی نئی شادی ہوتی ہے اور اس کا پردۂ بکارت بھی نہیں پھٹا ہوتا وہ بہت خوفزدہ ہوتی ہے۔

شادی کی پہلی رات (جسے سہاگ رات یا ارمانوں کی رات بھی کہتے ہیں) جب خاوند بیوی کے کمرے یعنی حجلۂ عروسی میں آتا ہے تو وہ بیچاری سہمی ایک کونے میں لگی ہوتی ہے۔ اس وقت اس کا دل دھک دھک کر رہا ہوتا ہے۔ لیکن وہ اس خوف کا اظہار نہیں

کرسکتی۔ خاوند کمال بے نیازی سے اس کا گھونگھٹ اُٹھاتا ہے اور وہ شرم اور خوف سے اور سمٹ جاتی ہے۔ وہ اس کے ساتھ سہاگ رات مناتا ہے۔ مجامعت کے دوران خاوند اس بات کا خیال رکھتا ہے کہ بیوی کا پردۂ بکارت پھٹنے سے اس کا خون جاری ہوا ہے یا نہیں۔ بعض وہمی اور شکی مزاج نوجوان اس بات کو مسئلہ بنا لیتے ہیں کہ بیوی کو تو خون آیا ہی نہیں، اس لیے وہ کنواری نہیں ہے۔ ایسے شک و شبہات بڑھتے بڑھتے نوبت طلاق تک پہنچ جاتی ہے۔

میرے پاس مطب میں ایک نوجوان آیا۔ اس کا بڑا بھائی اور باپ ہمراہ تھے۔ نوجوان کی دو روز قبل شادی ہوئی تھی۔ لیکن چہرے سے وہ اداس اور ناراض لگتا تھا۔ اس کے بڑے بھائی نے واقعہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اس کی دو روز قبل شادی ہوئی ہے، یہ اب اپنے سسرال جانے کے لیے تیار نہیں اور بیوی کو طلاق دینا چاہتا ہے۔ میں نے اس سے وجہ پوچھی تو نوجوان نے بتایا کہ بیوی کا کنوارپن پہلے ہی سے پھٹا ہوا تھا۔ اسے خون بھی نہیں آیا۔ میں نے اس کی تمام باتوں کو بڑے غور سے سُنا۔ اس کے بھائی اور باپ کو باہر بھیج دیا۔ اسے تمام صورتِ حال سے آگاہ کیا۔ اُسے بتایا کہ شریف اور گھریلو لڑکیوں کے پردے بھی پھٹ جاتے ہیں۔ آپ اس کی شرافت پر شک نہ کریں۔

نوجوان پڑھا لکھا تھا۔ میری باتوں سے وہ مطمئن ہو گیا۔ آج وہ اپنے گھر میں خوش و خرم زندگی گزار رہا ہے۔

یہ اور ایسے بہت سے واقعات ہماری جنسی کم علمی کی وجہ سے ظہور پذیر ہوتے ہیں۔

اگر اس کے والد اور بھائی اُسے طبیب کے پاس نہ لاتے تو ایک بے گناہ لڑکی کی زندگی برباد ہو جاتی۔ اس لیے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو شادی سے قبل ابتدائی جنسی معلومات ضرور ہونی چاہییں۔

اگر عورت کو جنسی آداب آتے ہوں اور وہ اس کے قواعد وضوابط سے واقف ہو تو میاں کو جی بھر کے مزے لٹاتی ہے۔ اس طرح اس کی گھریلو زندگی خوش وخرم گزرتی ہے۔

کیا

عورت کو احتلام اور انزال ہوتا ہے؟

مردوں کی طرح عورتوں کو بھی احتلام ہوتا ہے۔ پہلے۔ یہ نقطۂ نظر متنازعہ تھا۔ بعض حکمار اس بات کو مانتے تھے اور بعض اس بات کو تسلیم نہیں کرتے تھے۔ لیکن یہ حقیقت ہے اور اب اس حقیقت کو تسلیم کر لیا گیا ہے کہ عورتوں کو بھی احتلام ہوتا ہے۔ لیکن احتلام مردوں کی طرح نہیں ہوتا بلکہ مجامعت کی طرح لذت محسوس ہوتی ہے اور وہ خواب میں محسوس کرتی ہے کہ اس کے ساتھ مجامعت ہو رہی ہے اور وہ اسی طرح انزال ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات یہ تکلیف مردوں کی طرح زیادہ ہو جاتی ہے، اور وہ دن بدن کمزور ہونا شروع ہو جاتی ہے رنگ زرد ہو جاتا ہے۔ کمر میں درد ہوتا ہے۔ ایسی مریضہ کو گرم اشیار سے پرہیز کرنی چاہیے۔

بعض اوقات مردوں کی طرح عورتوں کی ذکاوت حس بہت بڑھ جاتی ہے اور وہ مرد سے بوس کنار کے دوران انزال ہو جاتی ہیں۔ ایسی عورتیں جنسی لحاظ سے کمزور ہوتی ہیں اور وہ آہستہ آہستہ لذت سے بھی محروم ہو جاتی ہیں۔ اگر یہ تکلیف ہو جائے تو پھر شرم نہیں

کرنی چاہیے۔ اس سے انشاءاللہ تکلیف ٹھیک ہو جائے گی۔

جہاں تک عورت کے انزال ہونے کا تعلق ہے تو وہ بھی احتلام کی طرح حقیقت ہے۔ اگر عورت کو پورے طور پر گرم کر لیا جائے۔ اس کے پستانوں کو مساج کیا جائے۔ رانوں میں ہلکا ہلکا ہاتھ پھیرنے سے بھی عورت کا شہوانی جذبہ عود کر آتا ہے۔ اس دوران وہ اس طرح گرم ہو جاتی ہے کہ لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیتی ہے، اور وہ زور زور سے دبانا شروع کر دیتی ہے۔ اگر انہی حالات میں عورت کے ساتھ مجامعت کر لی جائے تو عورت بھی مرد کے ساتھ ہی انزال ہو جاتی ہے انزال ہونے سے مادۂ منی تو باہر نہیں نکلتا البتہ انزال سے قبل رحم کو چکنا کرنے کے لیے ایک رطوبت نکلتی ہے۔ عورت انزال کے وقت مرد سے زیادہ مزہ لیتی ہے۔

بعض عورتیں مجامعت کے دوران مسلسل بولتی رہتی ہیں اور ساتھ ہائے ہائے بھی کرتی رہتی ہیں۔ ایسی عورتیں جنسی لذت کا بہت مزہ اٹھاتی ہیں۔ اگر مرد جنسی طور پر مضبوط ہو تو عورت ایک سے زائد دفعہ بھی انزال ہو جاتی ہے اور ہر دفعہ لطف اٹھاتی ہے۔ اگر عورت کو پورے طور پر تیار کر کے مجامعت کی جائے تو زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ میں عورت انزال ہو جاتی ہے۔ مرد بھی بغیر نشے کے تین سے پانچ منٹ میں انزال ہو جاتا ہے۔ اگر عورت کسی وجہ سے انزال نہ ہو سکے تو وہ چڑچڑی ہو جاتی ہے جبکہ انزال کے بعد خوش ہو جاتی ہے

بعض ایسی عورتیں بھی ہوتی ہیں جو انتہائی کوشش کے باوجود انزال نہیں ہوتیں۔ ایسی عورتوں کے مرد، مردانہ طاقت کی دواؤں کا سہارا لیتے ہیں۔ جلد انزال نہ ہونے کی بھی کئی وجوہات ہیں۔ اس میں ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ مجامعت کے دوران زیادہ دلچسپی نہیں لیتیں، بلکہ اس دوران بھی باتیں کرتی رہتی ہیں، ان کا خیال یہ ہوتا ہے کہ میاں زیادہ دیر تک ساتھ رہے۔ اس کے بدن کے ملاپ سے وہ خوشی اور لذت محسوس کرتی ہیں، اور اُسی کو وہ نقطۂ عروج سمجھتی ہیں۔ ایسی عورتوں کے لیے ضروری ہے کہ عام عورت سے زیادہ اس پر محنت کی جائے۔ اس کے پستانوں کا مساج کیا جائے۔ اس کے نیچے والے ہونٹ کو منہ میں لے کر بڑے مزے سے چوسا جائے۔ انگلی اس کی رانوں پر پھیری جائے اور اندام نہانی کو بھی سہلایا جائے۔ بعض حالتوں میں انگلی کو اندامِ نہانی میں داخل کر کے گدگدی پیدا کی جائے تو ایسی عورتوں کے انزال کے تب ساماں پیدا ہوتے ہیں۔

بعض عورتیں تو اپنے خاوند سے برملا کہہ دیتی ہیں کہ صبح کسی حکیم سے مل لیں اور اگر کچھ نہیں ہو سکتا تو مجھے تنگ نہ کیا کریں۔ اپنا علاج کرائیں۔ اس ضمن میں ایک مریض کا واقعہ یاد آیا کہ وہ ایک دن میرے مطب میں تشریف لائے اور نہایت افسوس کے ساتھ کہنے لگے کہ میری شادی کو بیس سال ہو گئے ہیں۔ ان بیس سالوں میں شاید ہی کوئی دن ایسا گزرا ہو جب میں نے مجامعت نہ کی ہو۔ لیکن حکیم صاحب رات میں بیوی کے پاس گیا شاید دن بھر کا تھکا ہوا تھا، مجھے شہوت نہ آئی۔ دو چار منٹ

تک کوشش کرتا رہا لیکن کامیابی نہ ہوئی، اور میں مایوسی کے عالم میں بیٹھ گیا۔ بیوی نے نہایت مایوسی اور بے دلی سے کہا کہ اب اسے صرف پیشاب کرنے کے لیے رکھ چھوڑیں۔ حکیم صاحب بیوی کی یہ بات سن کر میرے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔ مجھے بہت شرمندگی ہوئی۔ آپ براہ کرم میرا علاج کریں۔ کیونکہ میری بیوی ابھی بہت چوکس ہے۔

میں نے مریض کی یہ باتیں بہت غور سے سنیں اور اسے ہدایت کی کہ کچھ دن بیوی سے پرہیز کریں اور نسخہ نمبر ۲۳ استعمال کریں چونکہ اس نے ایسا ہی کیا۔ جب وہ مکمل نسخہ استعمال کر کے بیوی کے پاس گیا تو اس نے اگلے دن صبح آکر رپورٹ دی کہ حکیم صاحب۔ رات میری بیوی نے یہ الفاظ کہے کہ بیس سالوں میں اتنا مزہ نہیں آیا جتنا ایک رات میں آیا ہے۔ اس نے کہا کہ میں ایک بار انزال ہوا اور میری بیوی تین بار انزال ہوئی۔ اس نے میرے سامنے ہاتھ جوڑ دیئے اور باقی تمام رات مجھے دباتی رہی، اور پیار کرتی رہی۔

بعض عورتیں ایسی بھی ہوتی ہیں جو شرم و حیا کو ہاتھ سے نہیں چھوڑتیں۔ وہ ہر حال میں خاوند سے خوش رہتی ہیں۔ وہ کسی حالت میں بھی میاں سے گلہ نہیں کرتیں۔ اگر وہ جنسی طور پر خوش نہ بھی ہوں تب بھی وہ شاکی نہیں ہوتیں۔ ایسی حساس اور وفا شعار بیوی کا مرد کو خود خیال رکھنا چاہیے۔ اس کی جنسی تسکین کے لیے اس سے خوب پیار اور مساج کرے۔

اگر مرد تھوڑا سا سمجھ دار اور جنسی رموز سے واقفیت رکھتا ہو تو ،
عورت کو انزال کرنے میں زیادہ دیر نہیں لگتی ۔

جب تک منزل نہ ہو جائے تب تک دونوں طرف سے جنسی آسودگی نہیں ہوتی ۔ مرد شرم کے مارے نظریں جھکا لیتا ہے اور عورت جنسی تشنگی کی وجہ سے پریشان ہوتی ہے ۔ اگر عورت کے ساتھ بار بار ایسا ہی ہو کہ وہ انزال نہ ہو تو اس کا دل مجامعت سے متنفر ہو جاتا ہے اور وہ میاں سے ملنے سے گریز کرتی ہے ۔

عورت کے حساس مقامات

جیسے مرد جنسی طور پر بھوکا ہوتا ہے اور شادی سے قبل اور بعد میں بھی یہی بھوت اس کے سر پر سوار رہتا ہے کہ کسی طرح عورت کی قربت اسے حاصل ہو جائے تو میں اسکے پستان پکڑوں، اس کے چوسے لوں اور اُسے جی بھر کر پیار کروں اور اس کا اظہار اپنے دوستوں سے بھی کرتا رہتا ہے کہ آج میرا مجامعت اور پیار کرنے کو بہت دل چاہ رہا ہے، اور وہ ذہن میں بہت خاکے بناتا رہتا ہے۔ اسی طرح عورتیں بھی جنسی تسکین کے لیے بہت بھوکی ہوتی ہیں، لیکن وہ کسی بھی حالت میں اپنی زبان سے یہ کہنے کے لیے تیار نہیں ہوتیں کہ آج مجامعت کی جائے، لیکن ان کے خاص اشارے جو صرف مستند مرد ہی سمجھ سکتا ہے وہی اُن کے اظہار کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ ان اشارات کو سمجھ کر عورت کو پکڑ کر کمرے میں لے جایا جائے تو وہ فوراً تیار ہو جاتی ہے۔ بعض بار بار دوپٹہ پستانوں سے نیچے گراتی ہیں اور اپنے اعضاء کی نمائش کرتی ہیں اور جان بوجھ کر بستر پر لیٹتی ہیں اور بعض اوقات سر میں درد کا بہانہ بھی کرتی ہیں تاکہ مرد اسی بہانے سر دبانے اور دباتے دباتے سب کچھ دبا جائے۔

عورتوں کی نفسیات کو جاننا بہت ضروری ہے اور یہ بھی جاننا بہت ضروری ہے کہ عورت کے حساس مقامات کون کون سے ہیں۔ اگر مرد ان مقامات پر عبور حاصل کر لے، تو عورت تمام عمر غلاموں کی طرح زندگی گزارتی ہے اور مرد کے ایک اشارے پر جان قربان کرنے کے لیے تیار ہو جاتی ہے۔

عورت کے حساس اور نازک مقامات مختلف ہیں اور ہر عورت کی کوئی ایک جگہ ضرور کمزوری ہوتی ہے یعنی ایک عورت پستانوں کے مساج سے گرم ہوتی ہے تو دوسری ہونٹ چومنے سے جبکہ تیسری رانوں پر انگلیاں پھیرنے سے اور اس طرح ننگے جسم پر ہاتھ پھیرنے سے اور اسی طرح بعض عورتیں مرد کے آلۂ تناسل کو ہاتھ میں پکڑ کر گرم ہو جاتی ہیں۔ لیکن عورت کو پیار کرتے وقت ہوش وحواس کو قائم رکھنا چاہیے اور اس بات پر نظر رکھنی چاہیے کہ کون سی جگہ اس عورت کی کمزوری ہے۔

یوں تو عورت سامنے بیٹھی ہو اور اسے علم ہو کہ اس نے تھوڑی دیر بعد مجامعت کرنی ہے تو وہ ذہنی طور پر تیار ہو جاتی ہے۔ اس کیساتھ پیار و محبت کی چند ابتدائی باتیں بھی اُسے گرم کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔

بعض عورتیں بالوں کے نیچے گدی پر ہاتھ پھیرنے سے بے قابو ہو جاتی ہیں۔ بعض گردن کے مقام پر ہلکی سی زبان پھیرنے سے بہت لطف اٹھاتی ہیں اور وہ چاہتی ہیں کہ اسی طرح زبان گردن پر پھرتی رہے

وہ اسی میں لذت محسوس کر کے انزال ہو جاتی ہیں۔ بعض چاہتی ہیں کہ پستانوں کو منہ میں ڈال کر چوسا جائے جس سے عورت کا جذبہ شہوت بے قابو ہو جاتا ہے۔ بعض اندامِ نہانی میں انگلی پھیرنے سے گرم ہوتی ہیں اور بعض بار بار سینے سے لگنے سے لطف اندوز ہوتی ہیں۔ پیار کے دوران بالوں میں انگلیاں پھیرنے سے بھی جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ بعض عورتیں زبان چوسنے اور چوسانے میں بھی کمال لذت محسوس کرتی ہیں اور زبان کا یہ عمل ہی ان کے لیے باعثِ اطمینان ہوتا ہے۔ وہ عورتیں جن کی پیٹھ پر گوشت زیادہ ہو۔ وہ جنسی لذت کے لیے ہر عمل کے لیے تیار ہو جاتی ہیں۔ اگر ایسی عورتوں کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا جائے تو وہ بہت جلد تیار ہو جاتی ہیں۔ آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں اور جب تک پورے طور پر مجامعت نہ کر لی جائے تب تک ان کی حالت غیر رہتی ہے بعض عورتیں جنسی ننگی باتوں سے بہت محظوظ ہوتی ہیں اور اگر ان کو پوری کہانی مرچ مصالحے لگا کر سنائی جائے تو وہی حالت ہو جاتی ہے جو مرد کی۔ ایسی عورتیں جنسی طور پر تشنہ رہتی ہیں۔ بعض عورتوں کے جسم کو اگر چوما جائے تو یہ بھی جذبہ شہوانی کو بیدار کرنے میں مدد دے سکتا ہے۔

اسی طرح ہاتھوں کی انگلیوں کو آہستہ آہستہ دانتوں سے کاٹنے سے بھی جنسی لذت محسوس ہوتی ہے۔ بعض عورت جنسی آلات کا نام لیکر بہت خوش ہوتی ہیں۔ بعض اپنے جسم اور پستانوں کی تعریف سے بہت ہیجان محسوس کرتی ہیں۔ غرض عورت سے پیار کرتے وقت اس

بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ اس وقت کس حصہ کو زیادہ پیار کیا جائے تو مطلوبہ نتائج نکل سکتے ہیں۔ مجامعت سے پہلے عورت کے سارے جسم کو پیار کرنا چاہیے اسی دوران اس کی کمزوری مکمل کر سامنے آجائے گی۔

میرے ایک دوست نے بتایا کہ میری بیوی پیار کے بعد اور مجامعت سے پہلے جب تک مجھے بازوؤں پر زور سے کاٹ نہ لے تب تک وہ مجامعت کے لیے تیار نہیں ہوتی۔ فراغت کے بعد جب وہ میرے بازوؤں پر کاٹنے کے نشانات دیکھتی ہے تو بہت پچھتاتی ہے اور معافیاں مانگتی ہے، اور آئندہ ایسا نہ کرنے کا یقین دلاتی ہے لیکن اگلی دفعہ پھر ایسا ہی کرتی ہے۔ میرے دوست نے سوال کیا کہ وہ ایسا کیوں کرتی ہے؟ میں نے اسے بتایا کہ وہ تمہارے پیار سے مطمئن نہیں ہوتی۔ یا پیار کی وجہ سے انتہائی لذت کی حالت میں وہ یہ فعل کرتی ہے۔ اس نے بتایا کہ کاٹنے کے بعد سپردگی بہت ہوتی ہے، اور وہ میری دنیا میں گم ہو جاتی ہے جنسی ملاپ سے وہ بہت لطف اندوز ہوتی ہے اور ملاپ کے بعد خود کو بہت ہلکا پھلکا محسوس کرتی ہے۔ غرض کاٹنے کا عمل بھی جنسی ملاپ کے لیے ایک اشارہ ہے۔ ایسی حالت میں کاٹنے کے درد کو بھلا کر فوراً ملاپ کر لینا چاہیے۔ اس سے دونوں کو تسکین ہو جائے گی۔

تعلیم یافتہ عورتوں سے ملاپ کیسے کیا جائے

ہمارے ہاں گھریلو اور تعلیم یافتہ عورت میں ابھی تک اتنا فرق ہے جتنا ایک مزدور مرد اور پڑھے لکھے مرد میں ہوتا ہے۔ گھر کی چار دیواری میں گھریلو عورت کنوئیں کا مینڈک ہوتی ہے۔ اس کی معلومات محدود ہوتی ہیں۔ وہ خاوند کے ایک میٹھے بول پر مرمٹتی ہے اور ہر وقت خاوند کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اس کی خدمت کرتی رہتی ہے۔ ایسی عورت کا خاوند اگر بیمار پڑجائے تو یہ تمام رات آنکھوں میں گزار دیتی ہے۔ خاوند جسوقت اور جب چاہے مجامعت کے لیے تیار کرلیتا ہے اور وہ اس کی خوشی کے لیے انکار نہیں کرتی۔ وہ گھر کے اندر یا تو صرف کھانا پکانے کا کام کرتی ہے یا بچے جننے کا۔ نہ وہ کوئی جنسی رسالہ پڑھ سکتی ہے اور نہ ہی ایسی معلومات رکھتی ہے۔ البتہ اپنے محبت اور بے پناہ پیار کی وجہ سے خاوند کو گرویدہ کرلیتی ہے، لیکن تعلیم یافتہ اور فیشن ایبل عورتوں کا مسئلہ اس سے بالکل مختلف ہے۔ انہیں اپنی تعلیم پر ناز اور بھروسہ ہوتا ہے۔ وہ سمجھتی ہیں کہ گھر کا نظام چلانے میں ان کی تنخواہ کا بھی حصہ ہے اس لیے وہ خودسر اور بعض اوقات بدتمیز بھی ہوجاتی ہیں۔ میرے علم میں

کتنی ایسے پڑھے لکھے گھروں کی مثال موجود ہے جو صبح کا ناشتہ بھی بازار جا کر کرتے ہیں اور رات کا کھانا کھا کر گھر جاتے ہیں۔

ایسی پڑھی لکھی عورتیں جہاں گھر کا نظام چلانے میں ناکام ہوتی ہیں وہاں یہ جنسی لحاظ سے بھی عام عورتوں سے پیچھے ہوتی ہیں۔ تعلیم یافتہ نوکری کرنے والی عورتیں چونکہ دن بھر مردوں کے ڈائیلاگ سنتی رہتی ہیں اور موقع کی نزاکت کے پیش نظر اس کا جواب بھی ہنس ہنس کر دیتی ہیں۔ کوئی عورت کے پستانوں کی تعریف کرتا ہے اور کوئی اس کی آنکھوں کی۔ کوئی اس کی کمر اور کوئی چال کی۔ کچھ اس کی گفتگو کے انداز کی تعریف کرتے ہیں۔ غرض وہ سارا دن یہ باتیں سُن سُن کر عادی ہو جاتی ہیں۔ اس کا مرد کے متعلق یہ خیال پختہ ہو جاتا ہے کہ یہ صرف مجھے پھنسا کر جنسی تسکین کیلئے استعمال کریگا۔

ایسی عورتیں جب گھر کی زندگی، جسے عملی زندگی کہنا چاہیے میں قدم رکھتی ہیں اور میاں سے پیار و محبت کی پینگیں بڑھاتی ہیں اور وہ اس کی شان میں قصیدے کہنا شروع کرتا ہے، تو عورت اسے بھی روایتی مردوں کی طرح سمجھتی ہے۔ جب خاوند اپنی بیوی کا رویہ جارحانہ دیکھتا ہے تو اس کے دل میں شکوک و شبہات پیدا ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ وہ سمجھتا ہے کہ میرے اتنے پیار و خلوص کے جواب میں یہ سرد مہری سے کام لیتی ہے، کیا کہیں یہ کسی اور میں تو دلچسپی نہیں لیتی؟ یہ اور کتنے ہی سوال اس کے ذہن میں مد و جزر پیدا کرتے ہیں، حالانکہ اصل واقعات وہ ہیں جو میں اوپر بیان کر چکا ہوں۔ کہ عورت اس قسم کے ڈائیلاگ

سننے کی عادی ہو چکی ہوتی ہے۔ نوکری پیشہ خواتین یہ اپنا پیدائشی حق سمجھتی ہیں کہ جب ان کا دل چاہے تب میاں سے ملاپ کیا جائے۔ چنانچہ ایسے کئی واقعات ہمارے سامنے ہیں کہ خاوند بیوی سے ملنے کے لیے کہتا ہے لیکن وہ بلاوجہ اپنی ضد پر اڑ جاتی ہے اور اگلے دن کے لیے کہتی ہے، اور اس طرح دن گزار دیتی ہے۔ مرد بعض اوقات تھک ہار کر اردگرد منہ مارنے شروع کر دیتا ہے جس سے تلخی اور بڑھ جاتی ہے۔ ایسی تعلیم یافتہ خواتین کو عام مردوں سے ہٹ کر خصوصی توجہ دینی چاہیے۔ جب تک آپ کو بیوی کی خوشنودی حاصل نہیں ہو گی تب تک جماع کی لذت نہیں آئے گی۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ آپ اسے وقتاً فوقتاً مختلف تحفے پیش کرتے رہیں، اور حقیقت میں جب اس نے اچھے کپڑے پہنے ہوں یا بہت اچھی لگ رہی ہو اس کی بھرپور تعریف کریں۔ عورت اپنے پستانوں اور ہپ کی تعریف سے بہت خوش ہوتی ہے۔ اس لیے تعریف میں الفاظ کی فضول خرچی کریں۔

پڑھی لکھی عورت چاہتی ہے کہ پہلے اس سے اس کے مطلب کی باتیں کی جائیں اور جب وہ ساتھ چمٹ کر بوس و کنار شروع کرے تب "شروع" کیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کرنا چاہیے۔ اسے جی بھر کر پیار کریں اور اچھی طرح مجامعت کے لیے تیار کریں۔ اگر دو چار دفعہ ایسا ہو جائے کہ آپ تو انزال ہو جائیں لیکن وہ نہ ہو تو پھر وہ اور بھی من مانی کرے گی۔ وہ اپنے خاوند سے کہہ سکتی ہے کہ آپ سے کچھ

ہوتا تو ہے نہیں خواہ مخواہ میرے جذبات کو ابھار کر خراب کرتے ہیں۔ میں ساری رات بے قرار رہتی ہوں۔ اگر پڑھی لکھی عورت سیکسی ہو اور جماع اس کی مرضی کے مطابق کیا جائے یعنی اس کی ہدایات کے مطابق تو پھر وہ بہت خوش ہو کر کسر نکال دیتی ہے۔ اگر وہ کہے کہ کمر کے نیچے تکیہ رکھ لو تو فوراً تکیہ رکھ لینا چاہیے۔ اگر وہ کہے کہ دونوں ٹانگیں نہ اٹھاؤ، ایک ٹانگ اٹھاؤ تو ایک ہی ٹانگ اٹھا کر مجامعت کرنی چاہیئے۔

بعض ماڈرن خواتین مغربی انداز کو زیادہ پسند کرتی ہیں۔ اور وہ اپنے میاں کی عادات کو جانتے ہوتے بھی ایسی حرکتیں کرتی ہیں جو عام زندگی میں قابلِ قبول نہیں ہوتیں۔ بعض تو دی سی آر سامنے چلا کر نقلیں مارتی ہیں۔ بیوی اپنے خاوند کو جنسی تسکین کے لیے اس موڑ پر لا کھڑا کر دیتی ہے جہاں سے واپسی ناممکن ہوتی ہے اور آگے جانے کا اس میں حوصلہ نہیں ہوتا اس وقت بیوی جنسی پاگل پن میں جو بھی اشارہ کرتی ہے وہ اس کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات وہ اس کا اظہار دوستوں سے بھی کر دیتا ہے۔ میاں اگر زیادہ سیکسی ہو تب بھی اس کی دال نہیں گلتی، کیونکہ جب بیوی چاہے گی تب جنسی ملاپ ہو گا۔ لیکن اگر بیوی زیادہ سیکسی ہو تو وہ جس وقت چاہے خاوند کو تیار کر لیتی ہے اور ایسا دن میں ایک سے تین بار تک ہو سکتا ہے۔

چونکہ تعلیم یافتہ عورتیں ایسا لٹریچر بھی پڑھتی رہتی ہیں جو جنس سے متعلق ہو اور اس میں جدید طریقوں کے متعلق بھی روشنی ڈالی گئی ہوتی

ہے۔ اس لیے اگر مرد اس معاملہ میں اناڑی ہو یا شریف ہونے کی وجہ سے ان رموز سے واقف نہ ہو تو بیوی مکمل رہنمائی کرتی ہے اور اسے جماع کے نئے نئے انداز اور اس کی رنگینیوں سے بھی واقفیت کراتی ہے۔ ایسی حالت میں وہ ایک ذمہ دار قابلِ فخر عورت کے روپ میں سامنے آتی ہے۔ ایسی بیوی کی صحبت میں رہ کر میاں خود ہی چند دنوں بعد چالو ہو جاتا ہے۔ پھر بیوی پچھتاتی ہے کہ میں نے اُسے کیوں گُر بتائے۔

عورت

سے متعلق جنسی معلومات

۱:۔ جنسی بھوکی عورتیں صرف جنسی تسکین کے لیے محبت کرتی ہیں۔ ان سے وفا کی توقع رکھنا بے وقوفی ہے۔

۲:۔ جس عورت کی آنکھ میں سُرخ ڈورے تیز ہوں وہ ہر وقت مجامعت کے لیے تیار رہتی ہے۔

۳:۔ چھوٹے قد کی عورت نسبتاً زیادہ جنسی ہوتی ہے۔ یہ جلدی تیار ہو جاتی ہے۔ اس کا رحم قدرے دور ہوتا ہے۔ چھوٹے عضو والا نوجوان ہمیشہ ایسی عورت سے شرمندہ رہتا ہے۔ وہ اس کی تسکین نہیں کر سکتا۔

۴:۔ جو عورت مردوں سے باتیں کرنے میں کوئی جھجک محسوس نہ کرے۔ سینہ اُبھار کر چلے۔ بعض اوقات فحش باتیں بھی کرے، مردوں سے عام مذاق رکھے۔ اس کا کریکٹر شاذ و نادر ہی ٹھیک ہوتا ہے۔

۵ :۔ جو عورت خاوند کے سامنے خوش ہوکر بار بار ہنسے خاوند کے گھر آنے کے وقت اچھا لباس پہن کر رہے۔ منہ ہاتھ دھو کر بیٹھے، خاوند کے سامنے بار بار دوپٹہ گرا کر سینہ دکھائے وہ میاں کی وفادار ہوتی ہے۔

۶ :۔ جس عورت کی گردن چھوٹی ہو، پستان بڑے ہوں، آواز مردوں جیسی زور دار ہو۔ میک اپ کی شوقین ہو۔ آنکھیں نشیلی بکھتی ہو وہ عورت بلا مبالغہ بڑے کردار کی ہوگی۔

۷ :۔ جس عورت کا جسم سمارٹ ہو لیکن پستان بڑے ہوں آواز دلنشین ہو، بال خوبصورت اور گھنے ہوں، اس کے ہاں اولاد جلد جلد اور زیادہ ہوتی ہے۔

۸ :۔ جس عورت کے رخساروں میں گڑھے پڑ جائیں، پستانوں کا درمیانی فاصلہ زیادہ ہو۔ بھوئیں آپس میں ملی ہوئی ہوں۔ گردن چھوٹی ہو۔ وہ عورت جس گھر میں جائے، منحوس ثابت ہوگی۔

۹ :۔ جس عورت کا منہ بڑا ہوگا۔ اس کی شرمگاہ بھی بڑی ہوگی۔

۱۰ :۔ لمبے قد کی عورتیں مرد سے جلد خوش ہو جاتی ہیں۔ ایسی عورتوں کے رحم نزدیک ہوتے ہیں۔ ایسی عورتیں ضرورتاً نہیں بلکہ عادتاً عشق کرتی ہیں۔ جب چاہا چھوڑ دیا۔

۱۱ :۔ دھیمی آواز میں گفتگو کرنے والی عورتیں جن کی آنکھیں چھوٹی۔ ہپ سڈول اور پستان تندرست ہوں۔ ہاتھ چھوٹے اور کان قدرے

بڑے ہوں، وہ وفا کا جیتا جاگتا نمونہ ہوتی ہیں۔ ایسی عورتیں جنس کی بھوکی نہیں ہوتیں۔

۱۲:۔ جو عورت رشک زیادہ کرتی ہے وہ محبت بھی زیادہ کرتی ہے۔

۱۳:۔ جس عورت کے ہاتھ پاؤں بڑے بڑے ہوں، اونچی آواز سے بولتی ہو، منہ کا دہانہ بڑا ہو۔ ہر وقت بن ٹھن کر رہے۔ وہ کسی ایک مرد کی محتاج نہیں رہتی ـــــ ایسی عورتیں بدکردار ہوتی ہیں۔

۱۴:۔ لمبے قد۔ لمبی گردن۔ لمبے بازو اور لمبی ٹانگوں والی عورت بہت کم عشق کرتی ہے۔ جب کرتی ہے تو مر مٹتی ہے۔

۱۵:۔ چھوٹے قد۔ درمیانے بازو اور مناسب ٹانگوں والی عورت میاں کے لیے رحمت ہوتی ہے۔ ایسی عورت صرف میاں کے بدچلن ہونے کی صورت میں خراب ہو سکتی ہے۔

حسین عورت
ایسی ہونی چاہیے

یہ محاورہ تو عشق کی دنیا میں بہت مشہور ہے کہ

"دل آیا گدھی پہ تو پری کیا چیز ہے"

لیکن عموماً ایسا نہیں ہوتا بلکہ آج کے ایٹمی دور میں بعض ضرب المثل صرف کتابوں تک رہ گئی ہیں۔ آج کا انسان عورت کا انتخاب کرنے میں بڑی سوجھ بوجھ سے کام لیتا ہے۔ وہ اپنے محبوب یا معشوق کو خوبصورت حسین اور دلکش دیکھنا چاہتا ہے۔ جدید جنسی لٹریچر بھی پرانے کوک شاستروں کی تصدیق کر رہے ہیں۔ پرانے کوک شاستروں میں عورت کے حسن اور خوبصورتی سے متعلق بہت سی باتیں درج ہیں، لیکن ہم اس باب میں صرف حسین عورت ایسی ہونی چاہیے، کے متعلق چند معلومات پیش کر رہے ہیں۔

کوک شاستروں میں لکھا ہے کہ :۔

۱ :۔ عورت کے چار اعضاء سفید ہونے چاہییں۔

۱۔ دانت	۲۔ ناخن
۳۔ چہرہ	۴۔ آنکھ کی سفیدی

۲۔ عورت کے چار اعضاء سرخ ہونے چاہئیں :۔

۱۔ زبان ۲۔ رخسار ۳۔ لب ۴۔ مسوڑھے۔

۳۔ عورت کی چار چیزیں گول ہونی چاہئیں ،

۱۔ سر ۲۔ بازو ۳۔ ایڑیاں ۴۔ انگلیوں کے پوروے۔

۴۔ عورت کی چار چیزیں لمبی ہونی چاہئیں۔

۱۔ قد ۲۔ پلکیں ۳۔ سر کے بال ۴۔ انگلیاں

۵۔ عورت کی چار چیزیں موٹی ہونی چاہئیں :۔

۱۔ سرین ۲۔ گردن ۳۔ ران ۴۔ ہیپ

۶۔ عورت کی چار چیزیں چھوٹی ہونی چاہییں :۔

۱۔ سر ۲۔ بغل ۳۔ کمر ۴۔ منہ

۷۔ عورت کی چار چیزیں چوڑی ہونی چاہئیں :

۱۔ شانہ ۲۔ آنکھ ۳۔ سینہ ۴۔ پیشانی

۸۔ عورت کی چار چیزیں تنگ ہونی چاہئیں :۔

۱۔ ناف ۲۔ ناک کے سوراخ ۳۔ منہ کا دہانہ ۴۔ شرمگاہ

۹۔ عورت کی چار چیزیں چھوٹی ہونی چاہئیں :

۱۔ ہاتھ ۲۔ پاؤں ۳۔ رحم ۴۔ پستان

۱۰۔ عورت کی چار چیزیں نرم ہونی چاہئیں :

۱۔ سر کے بال ۲۔ پیٹ ۳۔ ہاتھ ۴۔ شرمگاہ۔

اعضاء انسانی

کے متعلق معلومات

ھر مرد، عورت کی فطری خواہش ہوتی ہے کہ وہ حسین وجمیل ہو، اس کا قد لمبا ہو۔ وہ جس محفل میں بیٹھے سب کی توجہ کا مرکز بنے، بال گھنے، لمبے اور خوبصورت ہوں۔ چہرہ صاف اور گلاب کے پھول کی طرح کھلا ہوا ہو۔ رخسار سُرخ اور ملائم ہوں۔

لیکن جسم انسانی کی ہر چیز اللہ تعالیٰ نے خود بنائی ہے۔ اگر اسکے کسی بھی عضو میں تھوڑا سا بھی فرق آجائے تو وہ خوبصورتی قائم نہیں رہتی۔ یعنی اگر جسم بہت خوبصورت ہو، قد بھی دراز ہو۔ بال بھی گھنے ہوں۔ اور عورت کے پستان نہ ہوں تو ساری خوبصورتی اور رعب ختم ہو جاتا ہے۔

ذیل میں ہم انسانی اعضاء کے بارے میں چند معلوماتی باتیں درج کر رہے ہیں جو آپ کی جنسی زندگی اور معلومات میں نہ صرف اضافہ کریں گی، بلکہ آپ کو فائدہ بھی پہنچائیں گی۔

۱۔ ابرو

اگر ابرو پر بال زیادہ ہوں اور گھنے ہوں تو وہ شخص خود پسند اور

مغرور ہوتا ہے اور اگر بال نہ زیادہ، نہ کم ہوں، تو وہ لطیفہ گو۔ شاعر اور ہمیشہ خوش رہنے والا ہوتا ہے۔ ایسے لوگ عاشق مزاج زیادہ ہوتے ہیں۔

۲۔ آنکھیں

آنکھیں جسم انسانی کا سب سے زیادہ متحرک اور روشن عضو ہے۔ کہا جاتا ہے کہ عشقی انقلاب میں آنکھ کا سب سے زیادہ قصور ہوتا ہے۔ وہ آنکھیں جو بات کرتے وقت جھکی رہیں اور ملائی نہ جائیں، وہ عیار، مکار اور دھوکہ باز ہوتی ہیں۔ چشم آہو وفا شعار اور خوبصورت ہوتی ہیں۔ چھوٹی سمجھدار اور وفادار ہوتی ہیں۔ گول آنکھیں بے وقوفی کی نشانی ہوتی ہیں۔

۳۔ انگلیاں

لمبی انگلیاں سخاوت، کشادہ دل اور لمبی عمر کی نشانی ہوتی ہیں۔ خوبصورت اور نرم انگلیوں والا انسان صالح اور خوش بخت ہوتا ہے۔ موٹی اور سخت انگلیاں جہالت، بیوقوفی اور آوارہ منش انسان کی نشانی ہوتی ہیں۔

۴۔ بازو

لمبے بازو دوستی کے معاملے میں مخلص ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ نیاز مند اور سعادت مند ہوتے ہیں۔ چھوٹے بازو کنجوس اور کم علم ہوتے ہیں۔

۵۔ بغل

چھوٹی بغل والا آدمی خوش بخت ہوتا ہے۔ بغل سے بُو آنے والا انسان منشیات کا عادی ہوتا ہے۔

۶۔ پیشانی

کھُلی پیشانی، کھلے دل اور خوش نصیبی کی علامت ہوتی ہے۔ پیشانی پر سلوٹیں غصہ کی علامت ہوتی ہیں۔ تنگ پیشانی بیوقوفی، نادانی اور غربت کی نشانی ہے۔

۷۔ پستان

اگر پستان ایک چھوٹا اور ایک بڑا ہو تو عورت کی بدچلنی کی نشانی ہے۔ ایسی عورت بدبخت اور چالاک ہوتی ہے۔ اگر دونوں پستان ایک جیسے خوبصورت اور سمارٹ ہوں تو ایسی عورت خوشحال اور صالح ہوتی ہے۔

۸۔ پیٹ

اگر پیٹ سخت اور موٹا ہو تو ایسا آدمی معاملہ فہم کم ہوتا ہے۔ عقل کی

بجائے زور سے چلتا ہے۔ دماغ کی بجائے پیٹ سے سوچتا ہے۔
اگر مرد کے پیٹ پر لکیریں ہوں تو وہ عورتوں کا دلدادہ ہوتا ہے۔ اگر عورت
کا پیٹ سخت اور بڑھا ہوا ہو تو وہ اپنے سوا کسی کے متعلق نہیں سوچتی

۹۔ ہونٹ

اگر ہونٹ یاقوتی ہوں اور باریک ہوں تو ایسے انسان خوش نصیب
خوش اخلاق، ملنسار اور قربانی دینے والے ہوتے ہیں۔ ایسے
انسان عقل و شعور اور دانائی رکھتے ہیں اور ہر وقت اور ہر حال میں خوش
رہتے ہیں۔ نیلے ہونٹ کمینہ پن کی علامت ہیں۔ بڑے ہونٹ والے
کو غصہ زیادہ آتا ہے۔ بیوی ہو تو وفادار ہوتی ہے۔

۱۰۔ ہتھیلی

اگر ہتھیلی پتلی سرخ اور نرم ہو تو اقبالی ہوتا ہے۔ دل کا صاف
اور کم گو ہوتا ہے۔ اگر موٹی اور سخت ہو تو محنتی اور حلال کی کمائی کھانے
والا ہوتا ہے۔ اگر ہتھیلی پر لکیریں زیادہ ہوں اور رنگ بھی قدرے
سیاہی مائل ہو تو وہ شخص بدبخت ہوتا ہے۔ ہتھیلی پر کم لکیروں والا جلدی
شادی نہیں کرتا۔ اگر کر بھی لے تو اولاد کم ہوتی ہے۔

۱۱۔ چہرہ

لمبے چہرے ذہین اور مفکروں کے ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ دنیا میں اپنا نام چھوڑ جاتے ہیں۔ گول چہرے عاشق مزاج، ذہین اور ہر کام کرنیوالوں کے ہوتے ہیں۔ متوسط چہرے صالح اور خاموش لوگوں کے ہوتے ہیں۔

۱۲۔ کان

لمبے کان ذہین، فطین اور متین لوگوں کے ہوتے ہیں۔ ایسے کان والے لوگ انسانیت کی بھلائی کے کام آتے ہیں۔ اگر ان کانوں پر بال بھی ہوں تو سونے پر سہاگہ ہو جاتا ہے۔ اگر کانوں کی لویں گوشت کے ساتھ ملی ہوئی ہوں تو ایسے آدمی بہت غصیلے اور جلد باز ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ جلد لڑائی جھگڑے پر اُتر آتے ہیں۔ چھوٹے اور چپٹے کان بیوقوفی کی علامت ہوتے ہیں۔

۱۳۔ ناک

کہا جاتا ہے کہ اگر مرد کی ناک لمبی ہو تو اس کا آلۂ تناسل بھی عام آدمی کے آلۂ تناسل سے بڑا ہوتا ہے۔ لمبی ناک ذہین، عاشق مزاج، خوش گفتار اور حوصلہ مند کی ہوتی ہے۔ ایسا شخص کسی بھی معاملہ میں ہمت نہیں ہارتا۔ ارادے کا مضبوط اور پکا ہوتا ہے۔ اگر ناک چھوٹی اور اندر کو دھنسی ہوئی ہو تو کم عقلی کی نشانی ہے۔ ٹیڑھی ناک شریر اور چغل خوروں کی ہے۔ چوڑی اور کھلے سوراخوں والی ناک سیکسی

اور جنس پرستی کی علامت ہے۔

۱۴۔ مُنہ

مُنہ خوبصورت اور کھلا ہوا تو بہادری اور مہمان نوازی کی علامت ہے۔ تنگ اور چھوٹا مُنہ بزدل اور کمینوں کا ہوتا ہے۔

۱۵۔ زبان

اگر زبان کالی ہو تو نحوست کی نشانی ہے۔ چھوٹی اور سُرخ زبان نیک اور خوش اخلاقی کی نشانی ہے۔ بڑی اور موٹی زبان جہالت اور بیوقوفی کی علامت ہے۔

۱۶۔ دانت

چمکدار، سفید اور سوراخوں والے دانت خوش قسمتی کی علامت ہیں۔ بڑے اور لمبے دانت چغل خور، بزدل اور زیادہ جھوٹی قسمیں کھانے والوں کے ہوتے ہیں۔ لمبے دانتوں والی عورت حاسد ہوتی ہے۔

۱۷۔ سر

بڑا سر ذہین اور سمجھدار لوگوں کا ہوتا ہے۔ چھوٹا سر بیوقوفوں کا ہوتا ہے۔ عجب سر وڈے سرداراں دے۔ پیر وڈے گنواراں دے

۱۸۔ گردن:۔ چھوٹی گردن کی عورت ہو تو وہ مکار۔ بے حیا اور بے شرم ہوتی ہے۔ اس کا کردار مشکوک ہوتا ہے۔ چھوٹی گردن میں بیوقوفی اور چوری کے جراثیم بھی پائے جاتے ہیں۔ موٹی گردن ذہین اور باہمت، بہادر اور عقل مندوں کی ہوتی ہے۔

۱۹۔ ٹھوڑی:۔ موٹی اور بھاری ٹھوڑی اجڈوں کی نشانی ہے۔ باریک اور خوبصورت ٹھوڑی وفاشعار اور نیک لوگوں کی نشانی ہے۔

۲۰۔ سینہ: تنگ اور چھوٹا سینہ بیماریوں کی آماجگاہ ہوتا ہے۔ بدبختی اور نحوست کی علامت ہے۔ کشادہ اور فراخ سینہ سخی اور کھلے دل لوگوں کا ہوتا ہے۔ کھلے سینے کے لوگ خرچ کرتے ہیں۔

۲۱۔ ناف:۔ گول اور بڑی ناف تابعدار اور سعادت مندی کی نشانی ہے۔ ایسی ناف والا بزرگوں کا احترام کرتا ہے۔

۲۲۔ ناخن:۔ اگر ناخن آگے سے سفید اور پیچھے سے سرخ ہوں تو یہ صحت مندی اور تندرستی کی علامت ہیں۔ عقلمند اور ذہین لوگوں کے ناخن ایسے ہوتے ہیں۔

سیاہ ناخن بیماری، جہالت اور کم علمی کی نشانی ہے۔

آپ

مشت زنی

کرتے ہیں؟

اس حقیقت کو اب ساری دنیا میں تسلیم کر لیا گیا ہے کہ نوّے فی صد سے زیادہ نوجوان مشت زنی کرتے ہیں، البتہ نوجوان لڑکیوں کی تعداد کچھ کم ہے۔ صرف پاکستان میں ہی نہیں بلکہ دنیا کے کسی بھی مہذب علاقہ میں چلے جائیں آپ کو مشت زنی کے مریض نظر آئیں گے۔ اس عادت میں صرف نوجوان ہی مبتلا نہیں ہوتے بلکہ عمر رسیدہ اور پڑھے لکھے معزز حضرات بھی شامل ہوتے ہیں۔ مشت زنی یا جلق کا نشہ، افیون کی طرح ہے۔ اس کا عادی جب تک مشت زنی نہ کرے تب تک اس کو چین نہیں آتا اور بعض کو تو رات کو نیند نہیں آتی۔

بہت سے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں جب یہ فعل کرتے ہیں تو ندامت کی وجہ سے کسی سے اس کا ذکر نہیں کرتے وہ اپنے آپ کو سماجی اور اخلاقی مجرم تصوّر کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ اپنے معالجوں کو بتانے سے بھی گریز کرتے ہیں۔ یہ عادت صرف انسانوں میں ہی نہیں بلکہ حیوانوں میں بھی ہے۔ اس عادت کے بے شمار واقعات

ہمارے پاس مطب میں آتے ہیں۔ ان تجربات کی روشنی میں، میں یہ بات وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ بیشتر نوجوان رات کو کسی بہانے ماں باپ کو جب ملتے دیکھتے ہیں تو ان کے جذبات بھڑک اُٹھتے ہیں، یا کسی ہمسایہ کے گھر میں نظر مارتے رہتے ہیں۔ وہاں جب میاں بیوی کو مجامعت کرتے ہوئے دیکھتے ہیں، تو شہوت آجاتی ہے اس وقت اس کا فوری حل یہی ہوتا ہے کہ جنسی تسکین کے لیے مُشت زنی کی جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوتا ہے اور یہ عمل نوجوان بار بار کرتا ہے۔ ایک وجہ اس کی تنگ اور چست کپڑے بھی ہیں۔ وہ نوجوان جو اس قسم کا لباس پہنتے ہیں اور جب ان کو کھجلی ہوتی ہے تو اتنا کھجلاتے ہیں کہ ان کو لذت آنا شروع ہو جاتی ہے۔ حصولِ لذت کا یہ طریقہ کھجلاتے کھجلاتے انزال کی حد تک لے آتا ہے۔ چنانچہ اس انزال کے مزے اور سرور کو بار بار حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس طرح دن میں ایک سے تین چار بار تک مشت زنی کرنے والے نوجوان بالآخر تھک جاتے ہیں۔

امراء کے بچے جب جوان ہوتے ہیں تو ان کے پاس اتنے وسائل ہوتے ہیں کہ وہ کسی نہ کسی طرح سے جنسی تسکین حاصل کر لیتے ہیں، لیکن عام نوجوان جب بالغ ہوتا ہے تو وہ اسی طریقے کو اختیار کرتا ہے جس میں نہ تو سرمائے کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ کسی کا محتاج ہونا پڑتا ہے۔ مُشت زنی کے مریض جب مطب میں آکر اپنی کارکردگی کی داستان

سناتے ہیں تو ہنسی بھی آتی ہے اور رونا بھی۔ ایک نوجوان مطب میں آیا۔ اس نے بیان کیا کہ میں پہلے دائیں ہاتھ سے مشت زنی کرتا تھا، اس کی وجہ سے میرا آلۂ تناسل ٹیڑھا ہو گیا تھا۔ اب کسی بزرگ نے بتایا ہے کہ کیلا کے چھلکے میں آلۂ تناسل رکھ کر بائیں ہاتھ سے مشت زنی کرو تاکہ ٹیڑھا پن دور ہو جائے۔

ایک نوجوان نے بتایا کہ عضو مخصوص چھوٹا تھا۔ میرے ایک دوست نے مجھے بتایا کہ مشت زنی کرو اس سے عضو بڑا ہو جائے گا۔ چنانچہ میں اس لیے جلق لگاتا ہوں۔ بعض نوجوانوں نے اسے ہوسٹل لائف کی بیماری کہا کہ اس کا آغاز وہاں سے ہوا۔ یہ تو حقیقت ہے کہ مسلسل ایک نرم و نازک عضو کو چھیڑتے رہنے سے اس میں نقص پیدا ہو جاتا ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ مشت زنی کے اثرات آخر دم تک رہتے ہیں۔ اگر کوئی اچھا معالج نہ ملے، مشت زنی سے ٹیڑھا پن پیدا ہو جاتا ہے اور یہی ٹیڑھا پن شادی کے وقت یا جنسی ملاپ کے وقت ندامت کا باعث بنتا ہے، لیکن اس میں گھبرانے کی اس لیے ضرورت نہیں کہ جس بیماری کا علاج موجود ہو اس کے لیے فکر مند نہیں ہونا چاہیے۔

میرے پاس بہت سے ایسے نوجوان مریض آتے جو ٹیڑھا پن کے شکار تھے اور صرف اس لیے شادی نہیں کراتے تھے کہ وہ حقِ زوجیت صحیح طور پر ادا نہیں کر سکیں گے۔ چنانچہ ان کا علاج پوری توجہ اور محنت سے کیا گیا۔ آج وہ بچوں کے باپ ہیں۔

مشت زنی کرنے والوں کے دماغ میں ایک بات بیٹھ جاتی ہے کہ انہوں نے ہاتھ سے منی بہت ضائع کی ہے اور اب وہ بیوی کے قابل نہیں رہے۔ چنانچہ وہ اشتہاری حکیموں اور سنیاسیوں کے چکر میں آکر طلاء سے چھالے ڈلوا لیتے ہیں، جو سراسر غلط ہے۔ اشتہاری حکیم پہلے مریض کو ڈراتے ہیں کہ آلۂ تناسل کی رگوں میں پانی بھر گیا ہے اور وہ ناکارہ ہو گئی ہیں، جب تک اسے پٹیاں نہ کی جائیں تب تک وہ ٹھیک نہیں ہوگا۔ نوجوان اس کی چکنی چپڑی باتوں میں آ جاتا ہے اور چھالا ڈلوا لیتا ہے، جس سے اس کے آلۂ تناسل پر زخم آجاتا ہے۔ بعض اوقات یہ زخم عمر بھر رہتا ہے۔ ایسا نوجوان جب بھی مجامعت کرتا ہے زخم کی جگہ درد محسوس ہوتا ہے۔ اس لیے کسی بھی حالت میں چھالہ نہیں ڈلوانا چاہیے، بلکہ بغیر چھالے کے اس کا کامیاب ترین علاج موجود ہے۔ مشت زنی کے مریض کا مادۂ منی پتلا ہو جاتا ہے۔ ذکاوتِ حس بڑھ جاتی ہے اور صحت کا معیار گر جاتا ہے۔ مریض کو چاہیے کہ وہ سب سے پہلے مشت زنی سے توبہ کرے پھر اس کا باقاعدہ علاج کرائے۔ اگر مریض اپنے آپ سے مخلص ہو اور وہ چاہتا ہو کہ اچھا ہو جائے تو پھر سب تکلیفیں دور ہو سکتی ہیں۔ چونکہ مشت زنی سے مادۂ منی پتلا ہو جاتا ہے اس لیے سب سے پہلے اس کو گاڑھا کرنے کے لیے ادویات استعمال کرنی چاہییں۔

اس سلسلے میں یہ نسخہ مجرب ہے۔

کشتہ قلعی ۔ ارتی ، درمعجون آردخرما ۔ اچھی دودھ سے صبح نہار مُنہ ۔

معجون ثعلب ۔ اچھی دودھ سے سوتے وقت ۔

طلاء نصر خاص ، بقدر ضرورت آلۂ تناسل پر مالش کریں ۔

ایسے مریضوں کو چاہیے کہ وہ گرم اشیاء سے پرہیز رکھیں

عورتیں بھی جلق لگاتی ہیں

جیسا کہ میں نے پچھلے باب میں ذکر کیا ہے کہ مردوں کی طرح عورتیں بھی جلق لگاتی ہیں۔ اس حقیقت کو لوگ مذاق سمجھتے ہیں۔ فیشن کے اس دور میں جہاں پرانی قدریں بڑی شدت سے دم توڑ رہی ہیں اور اب ہر اصل کی جگہ فیشن لے رہا ہے۔ فیشن اور ماڈرن ازم نے جنسیات میں بہت ترقی کی ہے۔ جب سے ہمارے ہاں وی۔ سی۔ آر کی آمد ہوئی ہے یورپ سے جدید طریقے اور سٹائل بھی آ گئے ہیں۔ اب عورتیں تنہائی میں خود ہی مشت زنی سے اپنی تسکین کر لیتی ہیں۔ اس سلسلہ میں بعض اوقات سہیلیاں بھی آپس میں مل جاتی ہیں۔

میرے پاس مطب میں ایک نوجوان مریضہ آئی۔ جو لیکوریا کی مریض تھی۔ اس نے بتایا کہ وہ انگلی سے خود لذتی کا شکار رہی ہے اور وہ یہ فعل بعض اوقات دن میں دو بار بھی کرتی رہی ہے۔ کیا یہ تکلیف اس وجہ سے تو نہیں ہو گئی۔

میں نے اس سلسلے میں بہت سے سوال کیے اور اس نے جواب میں بتایا کہ بہت سی جوان لڑکیاں یہ فعل کرتی ہیں۔ بعض اوقات ایک دوسرے

کے پستان مُنہ میں ڈال کر چوستی ہیں اور ایک دوسری کو انگلیوں سے انزال بھی کراتی ہیں۔ میں اور میری سہیلی ایک مدت تک یہ کرتی رہی ہیں اب اس کی شادی ہو گئی ہے اور میری شادی ہونے والی ہے۔ لیکن مجھے یہ مرض لگ گیا ہے۔

میں نے اسے بتایا کہ لیکوریا اس کی وجہ سے ہوا ہے۔ چنانچہ اب آپ اس سے اجتناب کریں اور زیادہ گرم اشیا نہ کھائیں۔۔ اس عادت کا شکار لڑکیاں بعض اوقات ایک مدت تک شادی کے لیے رضامند نہیں ہوتیں۔

بہرحال یہ تکلیف ہر دو حضرات کے لیے مُضر ہے۔ عورتوں کے رحم میں ورم ہو جاتا ہے۔ ایام میں بے قاعدگی پیدا ہو جاتی ہے بعض اوقات گندے ہاتھوں کی وجہ سے اندر زخم ہو جاتے ہیں جو بالآخر نقصان کا باعث بنتے ہیں۔ اس سلسلے میں یہ دوا مجرب ہے۔ جس سے لیکوریا ٹھیک ہو سکتا ہے۔

نصُرین: ۱/۲ چمچی دودھ سے صبح و شام کھائیں۔

مردانہ کمزوری اور نامردی پریشان کن مرض ہیں

پاکستان کا ہر بالغ نوجوان جنسی بے راہروی کا شکار ہونے کے بعد خود کو نامرد تصوّر کرتا ہے۔ مُشت زنی۔ اغلام بازی۔ زنا اور جوانی کی تباہ کاریوں کی وجہ سے اسے خدشہ ہوتا ہے کہ وہ اس قابل نہیں رہا کہ اس کی شادی کی جائے۔ وہ شادی کے نام سے بھاگتا ہے۔ لیکن جب اسے بہت مجبور کیا جاتا ہے تو وہ اپنے کسی بھائی یا دوست کا سہارا لیتا ہے۔ اور اس سے اپنے ماں باپ کو کہلواتا ہے کہ وہ جب تک کسی حکیم سے علاج نہ کروا لے تب تک شادی نہیں کرے گا۔ کیونکہ وہ نامرد ہو چکا ہے۔ اس کی تمام طاقتیں ضائع ہو چکی ہیں۔ بہت سے لوگ اس حقیقت کو جانتے ہیں کہ مردوں میں جماع کی ناقابلیت کو نامردی کہتے ہیں۔ بعض حالتوں میں یہ وقتی طور پر تکلیف ہو جاتی ہے اور بعض میں یہ بیماری کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ نامردی کی ایک صورت میں شہوت بالکل نہیں آتی۔ دوسری صورت میں تھوڑی سی شہوت تو آتی ہے لیکن مجامعت کے قابل نہیں ہوتی۔ ایسی حالت میں وہ نوجوان ذہنی مریض بھی ہو جاتا

یک تندرست انسان میں عورت سے ملاپ کے لیے بنیادی طور پر تین
وصاف ہونے چاہییں۔

۱:- سب سے پہلے عورت کی طرف رغبت ہو۔

۲:- اس کے بعد شہوت پورے زور و شور سے آئے۔

۳- انزال کا مسئلہ

اب اگر کسی شخص کو شہوت نہ آئے تو اسے سستی یا نامردی کہتے ہیں۔
بعض اوقات مقامی طور پر عضو میں کوئی خرابی ہو جاتی ہے یا کوئی پیدائشی
نقص ہوتا ہے۔ بعض اوقات ٹائیفائڈ اور تیز بخاروں کی وجہ سے بھی
سستی اور نامردی ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات خصیوں کی تکلیفوں میں
بھی یہ عارضہ ہو جاتا ہے۔ گولیوں میں بعض اوقات پانی پڑ جاتا ہے۔ بعض
دفعہ گولیاں چھوٹی رہ جاتی ہیں۔ متعدی امراض سوزاک۔ آتشک، جوڑوں
کا درد۔ شوگر بھی نامردی کے اسباب ہیں۔

ایک اور سب سے بڑی وجہ کثرت جماع ہے۔ کثرت جماع کی وجہ
سے حرام مغز اور دماغ کے مراکزِ عصبی تھک جاتے ہیں اور مزید کام کرنے
سے وقتی طور پر انکار کر دیتے ہیں۔ اگر ایسی حالت میں زبردستی جماع کی
کوشش کی جائے تو بجائے شہوت کے فوراً انزال ہو جاتا ہے۔ اس سے
بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اعصاب کتنے تھک گئے ہیں۔ ایسی حالت
میں اگر مریض سنبھلنے کی کوشش نہ کرے تو پھر وہ ساری عمر مردانہ طاقت
کی کشش میں دھکے کھاتا رہتا ہے۔ سادہ لفظوں میں اس کی مثال یوں دی

جاسکتی ہے کہ اگر ایک گھوڑا تھک جائے تو اسے چابک مار کر تھوڑی دیر
تک دوڑایا جاسکتا ہے لیکن جب وہ تھک کر گرے گا تو پھر اس کا اٹھنا محال
ہوگا۔ اگر اٹھ بھی پڑے تو اسے سنبھلنے میں مہینوں لگیں گے۔ یہی حال اس
مریض کا ہوتا ہے۔ نامردی اور سستی کا مریض جب حکیموں کے پاس جاتا
ہے تو اس کا خیال ہوتا ہے کہ حکیم صاحب کے پاس جاؤں گا اور پیسے
دے کر سیکس خرید کرلے آؤں گا۔ جب اسے حکیم صاحب صحیح بات
سمجھاتے ہیں تو اسے بہت مایوسی ہوتی ہے اور وہ اپنے آپ کو ناکارہ
اور بے بس سمجھتا ہے کبھی وہ سوچتا ہے کہ وہ خودکشی کرلے اور کبھی وہ
علاج کرانے کے لیے خود کو تیار کرتا ہے۔

میرے پاس مطب میں ایک نوجوان آیا۔ جسم مضبوط، خوبصورت
نقش ونگار اور پڑھا لکھا تھا۔ اس نے کرسی پر بیٹھتے ہی رونا شروع کر
دیا۔ میں چونکہ کئی نوجوانوں کو اس طرح روتے ہوتے دیکھ چکا تھا۔ اس
لیے مجھے تعجب نہیں ہوا بلکہ میں مرض کی تہہ تک پہنچ گیا۔

نوجوان نے بیان کیا کہ میں اپنا قیمتی جوہر اپنے ہاتھوں سے ضائع
کرچکا ہوں اور اب میرے پاس شادی کے لیے کچھ نہیں۔ نہ رغبت
ہوتی ہے اور نہ شہوت بلکہ بعض اوقات میں عورت کے ساتھ ننگا
لیٹتا ہوں تب بھی حرکت نہیں ہوتی۔ عورتوں سے دوستی ہونے کی وجہ
سے ملتا رہتا ہوں۔ میں نے اسے مشورہ دیا کہ اگر آپ نے بازار سے
صحت خریدنے کی کوشش کی تو آپ کو مایوسی ہوگی۔ آپ اب اس ما

کو بھول جائیں۔ غیر عورتوں سے میل ملاپ چھوڑ دیں۔ دل لگا کر علاج کریں تو آپ اچھے ہو جائیں گے۔

نوجوان نے میرے مشورے پر عمل کیا۔ میں نے اُسے ایک مدت تک مغلظ منی دوائیں استعمال کرائیں اور ساتھ ساتھ اعصاب کو تقویت پہنچائی۔ بعد میں اُسے نسخہ ۲۳۔ استعمال کرایا گیا۔ اس سے اُسے بہت فائدہ ہوا۔ نوجوان نے شادی کے بعد بتایا کہ شاید اس سے پہلے مجھے اتنی سخت شہوت کبھی نہ آئی ہو جتنی اس علاج کے بعد آئی ہے۔

اسی طرح ایک نوجوان کی امریکہ میں ایک پاکستانی گھرانے میں شادی ہو رہی تھی۔ یہ گھرانہ ایک مدت سے وہاں مقیم تھا۔ جس لڑکی سے شادی ہونے والی تھی وہ وہیں پیدا ہوئی تھی، اور وہیں جوان ہوئی تھی۔ نوجوان بہت خوفزدہ تھا۔ اس نے مجھے اپنی رام کہانی سنائی۔ اس کا علاج کیا گیا۔ نوجوان نے امریکہ سے شکریہ کا خط لکھتے ہوتے کہا کہ حکیم صاحب یہاں کی لڑکیاں پاکستان کے لڑکوں سے جنس میں آگے ہیں۔ مجھے یہاں ایسی ایسی معلومات حاصل ہوئیں جو میں نے آج تک نہ پڑھیں تھیں اور نہ سنیں تھیں۔ شادی کی رات میری بیوی نے مجھے طرح طرح سے استعمال کرنے کی کوشش کی لیکن میں آپ کی ہدایت کے مطابق صرف اس کو گرم کرتا رہا۔ اس کے پستانوں کو چھیڑتا رہا اس کی اندام نہانی میں آہستہ آہستہ انگلی پھیرتا رہا جس کی وجہ سے وہ بے حال ہو گئی۔ میں نے موقع غنیمت جان کر اُسے سیدھا لٹایا اور اس کے نیچے تکیہ رکھ کر اس

کی اندامِ نہانی میں آلۂ تناسل دخول کر دیا۔ بس پھر کیا تھا۔ مشرق و مغرب کے ملاپ نے کائنات ہلا دی۔ اس کا یہ خیال تھا کہ پاکستانی سیکس کے معاملہ میں بہت کمزور ہوتے ہیں، لیکن اس کا یہ خیال غلط نکلا۔ جب میں نے دخول کے بعد عمل شروع کیا تو وہ شدتِ جذبات اور لذت سے آہستہ آہستہ جب ہائے ہائے کرتی تو میرا جذبۂ شہوانی اور بھڑکتا۔ اسی طرح میں نے ایک ہی رات میں اس کا حشر کر دیا اور وہ اگلے دن معافیوں پر اُتر آئی۔

آپ کو یہ تمام حالات اس لیے لکھ رہا ہوں کیونکہ آپ نے نہایت محبت اور شفقت سے میرا علاج کیا تھا۔ آپ کی باتیں اور جنسی نصیحتیں بالخصوص ملاپ کے وقت بہت یاد آتی ہیں۔ میں انہیں بھول بھی نہیں سکتا۔

یہ دونوں واقعات اس لیے یہاں درج کیے ہیں تاکہ وہ نوجوان جو اس مرض یا مردانہ کمزوری کے شکار ہوں۔ انہیں مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ اپنے معالج کو کچھ وقت علاج کے لیے دینا چاہیے تاکہ وہ صحیح طور پر تیار کر سکے۔ اکثر مردانہ کمزوری اور نامردی کے مریضوں کی گھریلو زندگی پریشان رہتی ہے۔ گھر میں ہر وقت لڑائی جھگڑا ہوتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ بیوی کھانا پکانا چھوڑ دیتی ہے۔ بعض حالات میں بیوی ناراض ہو کر میکے چلی جاتی ہے۔ طلاق لے لیتی ہے یا ارد گرد کسی نوجوان سے عشق کی پینگیں بڑھا لیتی ہے۔

بعض اوقات نامردی کے مریض ایسے بھی دیکھنے میں آتے ہیں جنہیں

نفسیاتی مریض بھی کہا جا سکتا ہے۔ ایسے مریضوں کو شہوت پورے زور و شور سے آتی رہتی ہے۔ لیکن عین دخول کے وقت شہوت ختم ہو جاتی ہے۔ پھر کتنی بھی کوشش کی جائے دوبارہ طبیعت راغب نہیں ہوتی۔ ایسے ایک نہیں بیسیوں کیس میں نے دیکھے ہیں۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ شادی کی رات یہ حادثہ پیش آجاتا ہے۔ شہوت ہونے کے باوجود دخول نہیں ہو سکا اور شہوت ختم ہو گئی۔ میں نے ایک مریض کو دیکھا جو تین ماہ شادی کے گزر جانے کے باوجود بیوی سے مجامعت نہیں کر سکا تھا۔ اُسے شہوت ہوتی تھی لیکن دخول کے وقت ڈھیلا پڑ جاتا تھا۔ چونکہ حرام مغز میں واقع شہوانی مراکز کو کنٹرول میں رکھنے کے لیے دماغ کے بالائی حصوں میں نفسیاتی مراکز ہوتے ہیں۔ نیچے کے مراکز بالکل تندرست بھی ہوں تو بالائی رابطہ ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے سارا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے۔ محض اعصابی مراکز میں خیالات کی گڑبڑ کی وجہ سے خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ انہیں خدشات کے پیش نظر میں نے مذکورہ بالا مریض کو ہدایت کی وہ کچھ دنوں کے لیے اس شہر سے چلا جائے۔ دوسرے کسی شہر میں کچھ دنوں کیلئے ہوٹل میں رہے۔ رات کو بیوی کے تمام کپڑے اتار کر اس پر آہستہ آہستہ ہاتھ پھیرے۔ اپنا آلۂ تناسل اس کے ہاتھ میں پکڑا دے کیونکہ بیوی کے ہاتھ میں بہت شفا ہوتی ہے۔ وہ اسے آہستہ آہستہ دبائے۔ آپس میں میاں بیوی دوستوں کی طرح رہیں اور گپ شپ کریں۔ ایک ہفتہ کی

سیر کے بعد نوجوان نے بتایا کہ دوسرے ہی دن کام سٹارٹ ہو گیا تھا۔ اور ایسا سٹارٹ ہوا کہ پھر رُکنے کا نام نہیں لیتا تھا۔ کوئی دن ایسا نہیں گزرا جب تین چار دفعہ مجامعت نہ کی ہو چونکہ اس کی وہ جھجک ختم ہو گئی اس لیے اب وہ یہاں بھی ٹھیک تھا۔

حکما کے پاس مردانہ کمزوری، نامردی اور دیگر جنسی خرابیوں کے بہت سے مریض آتے ہیں۔ بعض لوگ تو سمجھتے ہیں کہ حکیم صرف جنسیات کے ہی ماہر ہوتے ہیں۔ اس لیے وہ خاص طور پر یہی علاج ان سے کرواتے ہیں۔ میں ذاتی طور پر ایک ایسے نوجوان دوست کو جانتا ہوں جو اپنی محبوبہ سے بہت محبت کرتا تھا۔ اس پر دل وجان قربان کرنے کے لیے تیار رہتا تھا۔ اس کی کسی بات سے انکار ممکن ہی نہیں تھا۔ وہ اسے بوس و کنار کی حد تک تو مطمئن کر لیتا تھا لیکن آج تک اس سے پورے طور پر مجامعت نہیں کر سکا تھا، حالانکہ وہ دوسری عورتوں کو پریشان کر دیتا تھا۔ یہ نوجوان صرف اس عورت کے لیے نامرد تھا۔ اس نوجوان نے بارہا مجھ سے پوچھا کہ کیا بات کہ میں صرف اسی عورت کے ساتھ مجامعت نہیں کر سکتا۔ ماہرین نفسیات تو شاید اس سلسلہ میں تاویلیں پیش کریں، لیکن میں نے اسے سیدھی سی بات بتائی کہ آپ اپنی محبوبہ کی شخصیت سے بہت متاثر ہیں اور اس قدر متاثر ہیں کہ اس کی موجودگی میں آپ کے جذبات دب جاتے ہیں یا اس کے آپ پر احسانات اتنے ہیں کہ آپ اسے لاشعوری طور پر بھی دکھ میں مبتلا نہیں دیکھ سکتے۔ اس لیے آپ اپنی

محبوبہ سے ملاپ نہیں کر پاتے۔

نامردی اور کمزوری کی یہ قسم زیادہ خطرناک نہیں۔ چونکہ کمزوری سستی اور نامردی کی وجوہات مختلف ہیں۔ اس لیے معالج کا یہ فرض ہے کہ وہ مریض کو اعتماد میں لے کر اس کی پوری تشخیص کرے، پھر تشخیص کی روشنی میں علاج کرے تو آسان ہو جاتا ہے۔

بعض معالجوں کو دیکھا گیا ہے کہ انہوں نے پلنگ توڑ گولیاں بنائی ہوتی ہیں جو ہر آنے والے کمزور کو دے دی جاتی ہیں۔ یہ کام اس پیشہ اور انسانیت کے منافی ہے۔ ایسے مریض ہمدردی۔ محبت اور پیار کے مستحق ہوتے ہیں۔ صرف پیسہ چھین لینا ہی کمال نہیں بلکہ اصل کمال صحیح علاج ہے۔

بعض اوقات معالج کی تھوڑی سی تسلّی اور ہمدردی کے کلمات ہی جادوئی اثر کرتے ہیں، اور مریض کا اعتماد بحال ہو جاتا ہے۔ ایسے مریضوں کو اشتہاری معالجوں کی بجائے اچھے طبیبوں سے رجوع کرنا چاہیے۔

سُرعت انزال تباہ کُن مرض ہے

دورِ حاضر میں یہ مرض عام ہے۔ ہر دوسرا۔ تیسرا نوجوان شادی سے قبل ہی اس کی شکایت شروع کر دیتا ہے۔ اس حالت میں شہوت تو ہو جاتی ہے لیکن دخول کے فوراً بعد انزال ہو جاتا ہے یا عورت سے ابتدائی چھیڑ چھاڑ میں ہی کام ہو جاتا ہے۔ اس وقت بہت شرمندگی کا احساس ہوتا ہے۔ وہ لوگ جو عملی زندگی میں قدم رکھ چکے ہیں اور جنسی تسکین کے لیے مجامعت کرتے رہتے ہیں وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ جب ایک عورت کو پورے طور پر گرم کیا جائے اور وہ مجامعت کے لیے بالکل تیار ہو اس وقت اگر باہر انزال ہو جائے یا دخول کے فوراً بعد انزال ہو جائے تو اس وقت عورت کی حالت کیا ہو گی اور مرد کی حالت کیا ہو گی۔ حساس مرد تو ڈوب مرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ ایسے مرد گھریلو زندگی میں پریشان رہتے ہیں۔ اگر یہ واقعہ گھر میں بیوی کے ساتھ پیش آئے تو بیوی چڑچڑی اور بدمزاج ہو جاتی ہے۔ میاں سے نفرت ہو جاتی ہے اور پھر کئی کئی دن مجامعت کے لیے ذہنی طور پر اس لیے تیار نہیں ہوتی کہ میاں سُرعت انزال کا مریض ہے۔ جنسی زندگی میں یہ تباہ کن مرض ہے۔ اس

مرض سے گھر کا سکون اور آرام اُجڑ جاتا ہے۔ بیوی ناراض ہو کر اپنے میکے چلی جاتی ہے۔ جب اُسے واپس سسرال جانے کے لیے کہا جاتا ہے۔ تو وہ بھری محفل میں کہہ دیتی ہے کہ میاں کے پلے ہی کچھ نہیں دہاں کیا لینے جاؤں۔ یہ موقع مرد کے لیے بڑا نازک ہوتا ہے۔ بعض نوجوان صرف اسی وجہ سے شادی نہیں کراتے کہ وہ سُرعت انزال کے مریض ہیں، اور وہ بیوی کی تسلی نہیں کر سکتے۔

اخبارات میں یہ واقعات تو اکثر چھپتے رہتے ہیں کہ فلاں نوجوان نے خودکشی کر لی اور فلاں نوجوان شادی سے ایک ہفتہ پہلے گھر سے غائب ہو گیا، اور فلاں شادی کے دوسرے دن گھر سے غائب ہو گیا۔ ان سب واقعات کے پیچھے جنسی مسائل ہوتے ہیں۔ بعض نوجوان شادی سے قبل اشتہاری حکیموں کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں۔ جو بیچارے طب اور جنس کی ابجد سے بھی واقف نہیں ہوتے وہ ایک کثیر رقم تو بٹور لیتے ہیں، لیکن مریض کو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اس طرح مریض ایک عطائی سے دوسرے عطائی کے ہتھے چڑھ جاتا ہے۔ جب اُسے مختلف عطائی حکیموں سے مایوسی ہوتی ہے تو وہ سمجھتا ہے کہ میرا مرض لا علاج ہے۔ اس طرح وہ سرعت انزال کے ساتھ ساتھ ذہنی اور نفسیاتی مریض بن جاتا ہے جب مریض اپنے دل میں یہ بات بٹھا لیتا ہے کہ وہ اب ٹھیک نہیں ہو سکتا تو مایوسی اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ سرعت انزال کا مسئلہ تو پیچھے رہ جاتا ہے۔ شہوت بھی ختم ہو جاتی ہے۔ جب اس کی شہوت ختم ہو جاتی

ہے۔ تو اس کے سامنے دو راستے رہ جاتے ہیں کہ یا تو خودکشی کر لے یا شادی سے بغاوت کر کے گھر سے بھاگ جائے، چنانچہ ایسا ہی ہوتا ہے میرے پاس مطب میں بہت سے سرعت انزال کے مریض آئے جن میں شادی شدہ بھی تھے اور غیر شادی شدہ بھی۔ غیر شادی شدہ میں سے بیشتر مشت زنی کے عادی تھے۔ بعض اغلام بازی اور زنا کے عادی تھے۔

جب جسم انسانی سے کسی وجہ سے منی زیادہ خارج ہو جائے تو مادۂ منی بہت پتلا ہو جاتا ہے۔ ذکاوتِ حس بڑھ جاتی ہے، اور معمولی رگڑ لگنے سے انزال ہو جاتا ہے۔ اب ایسی حالت میں ہر شخص یہی چاہتا ہے کہ وہ کسی حکیم کے پاس جائے اور وہ اسے ایک پڑیا دے جس کو کھا کر وہ تندرست ہو جائے۔ اُسے شاید یہ خبر نہیں ہوتی کہ یہ سب خیالی باتیں ہوتی ہیں۔ حقیقت سے ان کا دور کا بھی واسطہ نہیں ہوتا۔ اگر ایسے مریض باقاعدہ لگ کر علاج کرائیں تو بالکل ٹھیک ہو سکتے ہیں۔ لیکن نوجوانوں میں اتنا حوصلہ اور صبر نہیں۔ ایک مریض مطب میں آیا۔ وہ سرعت انزال کا مریض تھا۔ بہت علاج کرا چکا تھا۔ شادی کے نام سے ڈرتا تھا، اور گھبراتا تھا۔ زندگی سے مایوس ہو چکا تھا، اور یہ سمجھتا تھا کہ یہ مرض لاعلاج ہے۔ وہ ہزاروں روپے ضائع کر چکا تھا لیکن مطمئن نہیں تھا۔ اس نے اپنی داستان حیات رو رو کر سنائی کہ اس نے ہر جنسی فعل کیا ہے۔ ہوش اس وقت آیا ہے جب سب کچھ کھو چکا ہوں۔ میرے والدین میری شادی بہت جلد کرانا چاہتے ہیں، کیونکہ میں ان کا اکلوتا بیٹا ہوں۔ لیکن میں تو شادی

کے بالکل قابل نہیں ہوں ۔ آپ اس سلسلہ میں میری مدد کریں ۔ میں نے مریض کو تسلی تشفی کے الفاظ سے سہارا دیا، لیکن وہ لفظوں سے مطمئن ہونے والا نہیں ۔ میں نے اسے یقین دلایا کہ وہ بہت جلد اچھا ہو جائے گا۔ چنانچہ اس نے میرے کہنے پر علاج شروع کیا ۔ پھر ایک دن وہ ہنستے چہرے کے ساتھ شادی کارڈ لے کر آگیا۔ شادی بخیر و خوبی انجام پائی اور اسے کچھ فرصت ملی تو بتایا کہ حکیم صاحب! میرے لیے پہلی رات بہت بھاری تھی۔ لیکن آپ کی ہدایات کے پیش نظر میں بالکل گھبرایا نہیں۔ میں نے ایک رات میں بیوی سے تین دفعہ مجامعت کی اور تینوں دفعہ بیوی بے ہوش ہوگئی۔ میں زندگی میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ یہ مرض دور ہو جائے گا اور میں اتنا ٹائم لگایا کروں گا ۔

یہ واقعہ ان نوجوانوں کے لیے میں نے یہاں لکھا ہے جو زندگی سے سرعت انزال کے ہاتھوں مایوس ہو چکے ہوتے ہیں۔ ایسے مریضوں کا علاج ہر حالت میں ممکن ہوتا ہے ۔ بعض مریض یہ سوال کرتے ہیں کہ سرعت انزال کے مریضوں کو وقتی طور پر کیا چاہیے۔ بہتر تو یہ ہے کہ دوران علاج گرم اشیا اور مجامعت سے پرہیز کی جائے۔ آلہ تناسل کی حساسیت کو کم کرنے کیلئے ملٹھی منہ میں رکھیں اور اس ملٹھی کے پانی کو شہد میں ملا کر حشفہ پر بطور طلا لگائیں بہت فائدہ ہوگا۔ اگر مجامعت سے قبل آلہ تناسل پر آیوڈیکس مل لیجائے تو وقتی طور پر فائدہ ہوتا۔ لیکن بہتر یہی ہے کہ اس مرض کا الگ کر علاج کیا جائے اور مادہ منی کو گاڑھا کرنے والی دوائیں استعمال کی جائیں ۔

مجامعت
کس طرح کرنی چاہیے

ماہر شکاریات شیر کے متعلق لکھتے ہیں کہ وہ جنگل کا بادشاہ ہوتا ہے۔ اور جنگل کا کوئی جانور، پرندہ، درندہ دم نہیں مار سکتا۔ اس کی اس بے پناہ طاقت کا راز صرف یہی ہے کہ وہ سال میں صرف ایک بار اپنی مادہ سے ملتا ہے۔ وہ بھی اسی وقت جب مادہ گرم ہوتی ہے اور ایک خاص قسم کی بُو آتی ہے اس کے بعد شیر کو اتنی کمزوری ہو جاتی ہے کہ وہ اڑتالیس گھنٹوں کے لیے تنگ و تاریک جنگلوں میں چلا جاتا ہے۔ وہ آرام کرتا ہے۔ جب دوسرے دن لڑکھڑاتے ہوئے باہر نکلتا ہے تو تب بھی کمزوری محسوس کرتا ہے۔ یہ تو درندے کی بات ہوئی۔ حضرت انسان جسے اشرف المخلوقات ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ اس کی نیچر اس درندے سے مختلف ہے۔ اگر اس کا آلۂ تناسل جواب نہ دے جائے تو یہ ہر وقت یہی عمل کرتا رہے۔ شاید کسی نے حضرت لقمان سے پوچھا تھا کہ زندگی میں عورت کے پاس کتنی بار جانا چاہیے؟ انہوں نے کہا کہ ایک دفعہ، نوجوان نے کہا کہ اتنا صبر مشکل ہے۔ آپ نے فرمایا کہ

ہر سال میں ایک بار۔ پوچھنے والے نے کہا کہ یہ وقت بھی زیادہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ پھر چھ ماہ میں ایک بار۔ نوجوان نے جب اس کو بھی زیادہ بتایا تو حضرتِ لقمان حکیم نے نوجوان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ یہ موت کا کنواں ہے۔ جب چاہو چھلانگ لگا لو۔

چنانچہ ہم نے اس موت کے کنویں میں بہت سے نوجوانوں کو ڈوبتے دیکھا ہے۔ وہ ہر وقت جنسی بھوک مٹانے کے چکر میں لگے رہتے ہیں۔ لیکن بھوک ہے کہ مٹنے کا نام نہیں لیتی۔ اس میں سب سے بڑی توجہ طلب بات یہ ہے کہ انہیں ابتدائی اصولوں کا بھی علم نہیں۔ تو جنسی مارکیٹ میں تقریباً چھتیس آسن مشہور ہیں، لیکن وہ صرف کتابوں کے صفحات تک ہیں۔ آسنوں میں صرف زیبِ داستان کے لیے رنگینی پیدا کی گئی ہے۔ آسن وہاں کام کرتے ہیں جہاں مردانہ طاقت مثالی ہو۔ سرعت انزال نہ ہو۔ ذکاوتِ حس نہ ہو۔ لیکن ہمارا نوجوان تو صرف دس تک گنتا ہے اور انزال ہو جاتا ہے۔ آپ کسی بھی آسن کے طریقہ میں نہ پڑیں۔ سب سے پہلے جس کمرے میں آپ کا بستر لگا ہوا ہے اس کے دروازے اور کھڑکیاں اپنے ہاتھ سے بند کرلیں تاکہ آپ کو تسلی ہو جائے پھر دونوں، سارے کپڑے اتار کر ایک دوسرے کو پیار کریں۔ ایک دوسرے کی نازک جگہوں کو چھیڑیں۔ پستانوں کو آہستہ آہستہ ملیں۔ رانوں پر انگلیاں پھیریں۔ اندامِ نہانی کو بھی چھیڑیں۔ زبان اور ہونٹ کو آہستہ آہستہ چوسیں، اور اپنا آلۂ تناسل خاتون کے ہاتھ میں پکڑا دیں۔ ایسی چیزیں ایسے ہاتھوں میں ہوشیار

ہو جاتی ہیں۔ اس طرح پیار کے عمل کو دس پندرہ منٹ تک جاری رکھیں۔ یہاں تک کہ اس کی سانسیں اکھڑنی شروع ہو جائیں۔ وہ اپنی آنکھیں بند کرنا شروع کر دے اور زور سے سینے سے چمٹا لے۔ اس وقت عورت کو سیدھا لٹا کر اس کی کمر کے نیچے تکیہ رکھ دیں اور اس کے رانوں کو کھول دیں۔ اس طرح آلۂ تناسل کا منہ بالکل جائے مخصوصہ کے سامنے ہو گا۔ اس طرح سے اگر تھوڑا سا پیچھے سے دبائیں گے تو وہ اندر چلا جائے گا۔ اس طرح عورت کو تکلیف نہیں ہو گی بلکہ مزہ میں دوچند اضافہ ہو گا۔ اس بات کا خیال رکھیں کہ دورانِ مجامعت پیار [illegible] زور سے کرتے رہیں۔ اس طرح عورت جلد انزال ہو جاتی ہے۔

ہمارے ہاں بعض بہت بے ہودہ اور تکلیف دہ طریقے ایجاد ہیں۔ ٹانگیں اٹھانا۔ مرغی بنانا۔ کروٹ سے لینا۔ اوپر بٹھا کر لینا۔ غرض کتنے ہی طریقے ہیں جن سے لذت حاصل کرنے کی بجائے عورت کو تکلیف ہوتی ہے۔ بعض دفعہ تو عورت درد کی شدت کی وجہ سے رونا بھی شروع کر دیتی ہے۔ اس لیے مجامعت کے لیے ایسا طریقہ اور آسن استعمال کرنا چاہیے جن سے فریقین خوش ہوں، اور مجامعت کے بعد طبیعت خوش و خرم اور ہشاش بشاش ہو۔ ایسے آسن اور طریقے کامیاب گھریلو زندگی کے لیے بہت ضروری ہیں۔ بعض نوجوان مجامعت کے فن کو بھی فنِ پہلوانی سے تعبیر کرتے ہیں، اور ان کا کہنا ہے کہ دشمن پر پورے زور شور سے ٹوٹ پڑنا چاہیے۔ لیکن مجھے اس بات سے اختلاف ہے۔ عورت

پھول ہے اور پھول کو مرجھانے نہیں دینا چاہیے۔ یہ کھلا ہوا ہی خوبصورت لگتا ہے۔ بہتر اور اچھا طریقہ یہ ہے کہ مجامعت کے دوران ہلکے ہلکے سٹروک لگائے جائیں تاکہ تکلیف نہ ہو۔ بعض نوجوان زور زور سے سٹروک لگاتے ہیں۔ آہستہ اور ٹیکنیکی سٹروک لگانے سے عورت بہت لذت اُٹھاتی ہے اور انزال بھی جلد ہو جاتی ہے۔ اس لیے گھریلو اور خانہ دار خواتین سے ایسے طریقوں سے مجامعت کا کوئی فائدہ نہیں، بلکہ الٹا نقصان ہوتا ہے۔

عورت

کتنی دیر مرد کے بغیر رہ سکتی ہے

ہمارے ہاں عورتوں سے متعلق بہت سی باتیں مشہور ہیں اور وہ تمام سینہ گزٹ کے طور پر صدری نسخوں کی طرح چلی آ رہی ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ عورت مرد کے بغیر ایک دن بھی نہیں رہ سکتی۔ کوئی کہتا ہے کہ عورت کو پرواہ بھی نہیں ہوتی۔ کوئی کہتا ہے کہ عورت میں شہوت مرد سے آٹھ گنا زیادہ ہوتی۔ کوئی کہتا ہے کہ عورت کسی طرح بھی سیر نہیں ہوتی۔ غرض یہ اور ایسی بہت سی باتیں سننے اور پڑھنے میں آتی رہتی ہیں۔ لیکن ان کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی سائنس اور طب ان باتوں کو تسلیم کرتی ہے یہ باتیں کچھ اس طرح ذہنوں میں بیٹھ چکی ہیں کہ کوئی بھی اصل حقیقت کو جاننے کی کوشش نہیں کرتا۔ جہاں تک عورت کا مرد کے بغیر رہنے کا تعلق ہے تو وہ ہر عورت کے مزاج اور ماحول کی نسبت سے ہے۔

میں نے اس سلسلہ میں بہت سی پڑھی لکھی، اَن پڑھ اور ملازمت پیشہ خواتین سے معلومات حاصل کیں۔ ایک دو باتیں سب میں مشترک تھیں۔

وہ عورت جو شادی شدہ ہو، وہ ایام سے ایک ہفتہ قبل اور ایام کے فوراً بعد ملاپ کے لیے بہت بے قرار ہوتی ہے۔ یہ زمانہ اس کے لیے

اذیت ۔ بے قراری اور بے چینی کا زمانہ ہوتا ہے ۔

ایک تعلیم یافتہ خاتون نے دورانِ علاج بتایا کہ میری صحت بہت اچھی تھی۔ میری شادی ہو گئی۔ شادی کے بعد تین ، چار ، ماہ تک میاں کی قربت رہی۔ میاں ہر رات آخری رات سمجھ کر پیار کرتے اور اس طرح ٹوٹ کر پیار کرتے کہ میں نیم بیہوش ہو جاتی ۔ وہ رات میں تین چار دفعہ ملاپ کرتے اور ہر دفعہ اس طرح گرم کرتے کہ میرے پستانوں سے دھواں نکلنا شروع ہو جاتا۔ میں بے سُدھ ہو کر لیٹ جاتی تو وہ اپنا عمل شروع کرتے میں چونکہ اس لذت سے واقف نہ تھی۔ پہلی دفعہ جب سہاگ رات میں انزال ہوئی تو بہت مزہ آیا۔ بس پھر کیا تھا۔ جوانی کے دن، جوانی کی راتیں ہر وقت یہی بھوت سوار رہتا۔ میاں رات کو مجھے سینے سے لگا کر سوتے اور میرا پستان ہاتھ میں پکڑے رکھتے۔ ابتدا میں مجھے یہ بات کچھ عجیب سی لگی لیکن جب میں اس طلسماتی عادت کا شکار ہوئی تو پھر دنیا کی ہر چیز حقیر نظر آنے لگی۔ ہر وقت میاں کے خواب اور خیال میں گم رہتی۔ اگر دن میں وقت ملتا تو پھر یہی عمل ہوتا۔

غرض اسی طرح چار ماہ گزر گئے۔ ان چار ماہ میں ایامِ حیض میں بھی وہ مجھے نہیں چھوڑتے تھے۔ چار ماہ کے بعد وہ بیرون ملک چلے گئے اور میری دنیا اندھیر ہو گئی

اس نے قسم کھا کر کہا کہ میں اکثر رات کو سونے سے پہلے بستر پر پڑی رہتی تھی۔ کروٹیں بدلتی رہتی۔ اس طرح ڈیڑھ برس گزر گیا۔ میں اعصابی

اور ذہنی مریض ہو گئی، اسی سلسلہ میں آپ کے پاس علاج کے لیے آئی ہوں۔ اس نے مزید بتایا کہ اب میرا جنسی ہیجان اور جذبہ ختم ہو چکا ہے۔ اب میں صرف برف کی سیل ہوں۔

میں نے اسے مشورہ دیا کہ باہر سے اپنے میاں کو بلائیں۔ چنانچہ اس کا میاں باہر سے آیا۔ وہ کئی ماہ تک اس میں وہی جذبہ ڈھونڈتا رہا جو وہ چھوڑ گیا تھا، لیکن یہاں تو صرف بیکار روح تھی۔ کئی ماہ کی رفاقت کے بعد اس میں جذبہ شہوانی اجاگر ہوا، پھر اس کے میاں کو ہدایت کی کہ وہ اسے تنہا نہ چھوڑے، بلکہ اُسے ساتھ لے جائے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا، اور وہ اسے ساتھ لے گیا۔

قریباً تمام عورتوں نے یہ بات بتائی کہ اگر مرد زیادہ دیر تک نہ ملے تو عورت اعصابی اور ذہنی مریض ہو جاتی ہے۔ وہ اپنے جذبات کو کچھ اس طرح دباتی رہتی ہے کہ آخر ایک دن وہ خود دب جاتی ہے۔ بعض عورتوں نے بتایا کہ چونکہ ہمارا خطہ گرم ہے۔ اس لیے یہاں لڑکیاں جلد بالغ ہو جاتی ہیں اور ان میں گرمی بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اس لیے شادی شدہ عورت زیادہ سے زیادہ دو ماہ مرد کے بغیر نکالتی ہے۔ ویسے تو اس کے مُنہ پر چپ تالا لگا ہوتا ہے، اور اگر وہ چاہے تو ساری عمر مرد کے بغیر گزار دے س بات کی ہر عورت نے نفی کی ہے کہ اسے مرد کی پرواہ نہیں ہوتی بلکہ نہوں نے اس بات کا اقرار کیا ہے کہ ہر عورت مرد کے بغیر نامکمل ہے۔ رت زندہ ہی مرد کے دم سے ہے۔ عورت میں جذبہ شہوانی تو موجود

ہوتا ہے لیکن شرم و حیا مانع ہوتی ہے۔

جہاں تک آٹھ گنا طاقت کا تعلق ہے وہ غلط ہے۔ کیونکہ آج تک کوئی بھی عورت کسی مرد کو زبردست پکڑ کر نہیں لے گئی، بلکہ مرد ہی زبردستی کرتا ہے۔

اگر مرد صحیح طور پر تندرست ہو۔ اس کے آلۂ تناسل میں پوری سختی ہو۔ سرعتِ انزال کا مریض نہ ہو تو عورت اس سے سیر ہو جاتی ہے

کن

حالتوں میں

مجامعت نہ کریں

وہ لوگ جو جنسی معلومات اور جنسی آسودگی کے لیے حکماؑ کے پاس آتے ہیں اور کامیاب زندگی گزارنے کے گُر اور طریقے پوچھ کر جاتے ہیں، لیکن وہ لوگ جو ذہنی اور جسمانی عیاشی کے لیے اور صرف اپنا کام نکالنے کے لیے مجامعت کرتے ہیں، وہ ہمیشہ پریشان اور مایوس رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو وقت گزارنے کے بعد ہوش آتی ہے۔ حکماؑ ہمیشہ مریضوں کو اس بات کی ہدایت کرتے ہیں کہ :-

۱ :- کھانے کے بعد مجامعت نہ کریں۔ جب تک کھانا ہضم نہ ہو جائے۔ ایسا نہ کرنے سے سرعت انزال کا مرض ہو جاتا ہے اور معدہ بھی کمزور پڑ جاتا ہے۔

۲ :- دن کے وقت بیوی سے مجامعت نہ کریں۔ اولاد بے شرم اور بے حیا پیدا ہو گی۔

۳ :- اگر سفر پر جانے کا ارادہ ہو تو مجامعت نہ کریں۔ اس طرح سے ارادہ کمزور ہو جاتا ہے۔

۴ :- بخار - زکام - نزلہ - کھانسی اور دیگر تکلیفوں کی موجودگی میں مجامعت سے پرہیز کرنی چاہیے۔ مرض بڑھ جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔

۵ :- نشہ کی حالت میں ملاپ نہ کیا جائے ۔ بیوی کو نفرت ہو جائے گی ۔

۶ :- اگر بیوی بیمار ہو - کمزور ہو - سوتی ہوئی ہو - طبیعت پریشان ہو - حیض میں ہو - نشے میں ہو - تھکی ہوئی ہو یا وہ مجامعت کے لیے راغب نہ ہو تو اس سے مجامعت نہ کریں ۔ وہ آپ کو لذت دے کر خوش نہ کر سکے گی ۔

۷ :- گھر میں مہمان ہوں یا جگہ کی کمی ہو یا کسی بھی قسم کی افراتفری میں مجامعت نہیں کرنی چاہیے ۔ اس سے بیوی کی ناراضگی بڑھ جاتی ہے ۔

۸ :- بدشکل - غلیظ - گندی - آوارہ - پیشہ ور اور متعدی امراض میں مبتلا عورت سے نہیں ملنا چاہیے ۔ کیونکہ سوزاک اور آتشک کا خطرہ ہوتا ہے ۔

۹ :- سفر سے آنے کے فوراً بعد - غم و غصہ ، رنج و فکر یا نیند کی حالت میں مجامعت نہ کریں ۔ اعصاب چونکہ متاثر ہوتے ہیں اس لیے جلد انزال ہو جاتا ہے ۔

۱۰ :- بہت بڑی یا بہت چھوٹی عمر کی عورت سے مجامعت نہ کریں ۔ ہر دو میں نقصان اٹھانا پڑتا ہے ۔

۱۱ :- پیشہ ور اور نشہ باز عورتوں سے نہیں ملنا چاہیے کہ یہ زندگی

کو روگ لگا دیتی ہیں ۔ پیشہ ور سے سوزاک ۔ آتشک اور نشہ باز سے نشہ لگ جاتا ہے ۔

۱۲۔ ٹی۔ بی اور دیگر متعدی امراض کی عورتوں سے نہیں ملنا چاہیے کہ یہ بیماریاں چھوت سے لگ جاتی ہیں۔ اس لیے ان سے پرہیز بہت ضروری ہے۔

مرد کیوں اِدھر اُدھر مُنہ مارتے ہیں

عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ شادی شدہ مرد جنسی تسکین کے لیے اِدھر اُدھر مُنہ مارتے رہتے ہیں۔ اس وجہ سے گھریلو زندگی بے سکون اور بے آرام ہو جاتی ہے۔ ہر وقت گھر میں لڑائی جھگڑا رہتا ہے اور روز بروز اس معاملہ میں شدت بڑھتی رہتی ہے۔ حتیٰ کہ بعض اوقات علیحدگی بھی ہو جاتی ہے۔ کوئی عورت اس نازک اور اہم مسئلہ پر سوچنے کے لیے تیار نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ مرد کو اس کا ذمہ دار قرار دیتی ہے اور وہ ان عوامل پر غور نہیں کرتی جن سے بھاگ کر مرد اِدھر اُدھر مُنہ مارنے لگتا ہے میرے خیال میں کوئی بھی باشعور اور سمجھدار مرد گھر کا سکون برباد کرنے کو تیار نہیں ہوتا اور نہ ہی کسی کو شوق ہوتا ہے کہ اس کی راتوں کی نیند اور دن کا چین لُٹ جائے۔ لیکن کچھ گھریلو حالات ایسے موڑ پر لا کر کھڑا کر دیتے ہیں جہاں اس کے سوا چارہ نہیں ہوتا کہ مرد باہر ہی سکون اور پیار تلاش کرے۔ انسان فطرتاً محبت اور پیار کا بھوکا ہے۔ اسے یہ چیزیں جہاں

سے ملتی ہیں وہیں کا ہو کر رہ جاتا ہے۔ گھر سے بھاگنے میں عورت کا کردار سب سے اہم ہوتا ہے۔

میں ذاتی طور پر ایک ایسے شادی شدہ نوجوان دوست کو جانتا ہوں، جو پڑھا لکھا۔ خوش شکل اور ایک ذمہ دار عہدے پر کام کر رہا ہے۔ بیوی بھی ملازمت پیشہ ہے۔ وہ نوجوان صبح ناشتہ بھی بازار سے کرتا ہے اور کھانا بھی اکثر اوقات بازار ہی میں کھا کر جاتا ہے۔ بیوی اس پر اس طرح حکم چلاتی ہے جس طرح جاگیردار۔ وہ اسے مجازی خدا کم اور ملازم زیادہ سمجھتی ہے۔ ہر وقت اس پر ڈیمانڈز کا بوجھ لادے رکھتی ہے۔ شریف اور ذمہ دار ہونے کی وجہ سے وہ اس کی شرافت کو کمزوری سمجھتی ہے۔ یہ شریف آدمی اپنے دوستوں کو بھی اپنے حالات بتاتا رہتا ہے۔

کسی دوست نے مشورہ دیا کہ تم متبادل بندوبست کر لو۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ گھر میں دلچسپی کم کر دی۔ بیوی کو میکے بھیج کر خود اس نے ایک اور جگہ رہائش اختیار کر لی۔ اب بیوی کی آنکھ کھلی تو پانی سر سے گزر چکا تھا۔ بیوی نے میاں کے متعلقہ دوستوں سے رابطہ قائم کیا لیکن اسے ہر جگہ مایوسی ہوئی۔ آج تک وہ معاملہ اٹکا ہوا ہے۔

یہاں اس واقعہ کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ مرد کو صرف پیسے بنانے والی مشین نہیں سمجھنا چاہیے۔ بلکہ دن بھر کا تھکا ماندہ جب گھر لوٹے تو اسے سکون اور راحت ملے۔ اگر بیوی آتے ہی لڑنا شروع کر دے تو دونوں کا چین اور سکون اجڑ جاتا ہے۔

ایک اچھی گھریلو اور وفا شعار بیوی کا فرض ہے کہ وہ میاں کے آرام و سکون کا خیال رکھے۔ اس کی صحت کا خیال رکھے۔ اس کے دکھ سکھ اور اچھے برے دونوں میں ساتھ رہے۔ بعض خواتین جب ناراض ہوتی ہیں تو ان کے پاس سب سے مؤثر ہتھیار جنسی بائیکاٹ ہوتا ہے۔ بعض اوقات مہینوں ملاپ کے لیے تیار نہیں ہوتیں۔ مرد اس بات سے چڑ جاتا ہے۔ اس لیے اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیے کہ مرد پیار کے دو بول کا بھوکا اور پیاسا ہوتا ہے۔ عورت اگر جی بھر کر مرد سے پیار کرے تو کیا مجال کہ مرد ادھر اُدھر دیکھے۔ یہ حقیقت ہے کہ مرد اور عورت گھر کے دو پہیے ہوتے ہیں۔ جب تک دونوں پہیے متحرک نہ ہوں تب تک نظام نہیں چلتا۔ عورت کی تھوڑی سی قربانی سے گھر میں رونق آجاتی ہے۔ اور اس کی تھوڑی سی ناراضگی سے گھر کا سکون الٹ پلٹ جاتا ہے۔

گھر دراصل عورت کا ہوتا ہے مرد صرف پہرے دار اور وسیلہ ہوتا ہے۔ اس لیے اصل بات کا خیال رکھنا کہ گھر کا نظام ٹھیک رہے، یہ عورت کے ہاتھ میں ہے۔ کوئی بھی مرد، شریف۔ اچھی۔ سمجھدار۔ پاکباز اور میاں کی وفادار، عورت کو چھوڑنے کے لیے تیار نہیں ہوتا۔ اس لیے ایسے حالات پیدا نہیں کرنے چاہییں جس سے گھر کا سکون لٹ جائے۔

عورت

کیوں باغی ہوتی ہے؟

ہمارے مشرقی رسم ورواج میں اب بھی طلاق کو بہت بُرا اور معیوب سمجھا جاتا ہے۔ میرے خیال میں کوئی بھی عورت آسانی سے طلاق کے لیے تیار نہیں ہوتی۔ بعض اوقات ہنستا بستا گھر غلط فہمیوں کا شکار ہو جاتا ہے اور علیحدگی ہو جاتی ہے۔

عورت بہت کم بغاوت پر اترتی ہے۔ جب اُتر آئے تو پھر خونخوار شیرنی کی طرح جھپٹتی ہے۔ ایک دم بے عزتی کر دینا۔ گالی گلوچ اور طعنے دینا اس کی عادت ہو جاتی ہے۔ بعض عورتیں طبعاً تیز مزاج ہوتی ہیں، لیکن وہ میاں کی فرمانبردار اور وفادار ہوتی ہیں۔ شادی کے بعد عورت میاں کو اپنے جسم کا ایک حصہ سمجھتی ہے اور کسی وقت بھی اسے اپنے سے جُدا نہیں کرنا چاہتی اور نہ ہی کسی عورت کے ساتھ اسے دیکھ سکتی ہے۔ ایسی عورتوں کے خاوند جب رات گئے تک گھر واپس نہیں آتے یا شراب اور جوا کے عادی ہو جاتے ہیں۔ بیوی کی طرف سے توجہ کم کر لیتے ہیں۔ اس کے کھانے پینے۔ رہنے سہنے اور کپڑوں وغیرہ سے جب کوئی دلچسپی نہیں رہتی تو بیوی کا سوچ کا

انداز بدلنا شروع ہو جاتا ہے۔ جب میاں باہر عورتوں سے ملنا شروع کر دیتا ہے تو بیوی کو اس کی خوشبو آجاتی ہے۔ اور وہ بتا دیتی ہے کہ اب آپ باہر عورتوں سے ملتے ہیں۔

عورت، بھوک، تنگی ترشی، لڑائی مار کٹائی سب کچھ برداشت کر لیتی ہے، لیکن سوکن کو برداشت کرنا اس کے حوصلے اور سرشت میں نہیں۔ ایسی عورتیں پھر بدتمیزی اور بغاوت پر اتر آتی ہیں۔ پھر گھر کے سکون کا وہ بھی خیال چھوڑ دیتی ہیں۔ اور پھر ایک ہنستا بستا گھر اداس اور ویران ہو جاتا ہے۔ اس میں سراسر مرد کی بے رخی اور آوارگی کو دخل ہوتا ہے۔ وہ اپنی عیاشی کے لیے باہر وقت اور پیسہ ضائع کرتا ہے، اور گھر کا سکون برباد کر لیتا ہے۔ اس طرح وہ چکی کے دو پاٹوں کے درمیان پس جاتا ہے۔ زندگی ہر وقت عذاب میں مبتلا رہتی ہے

ایک اچھے اور سمجھدار، باوفا خاوند کا فرض ہے کہ وہ بیوی کے ہر قسم کے آسائش کا خیال رکھے۔ اسے کسی تکلیف میں مبتلا دیکھے تو خود اس میں مبتلا ہو جائے۔ اس کے ہر دُکھ تکلیف کو اپنا دُکھ تکلیف سمجھے۔ اس کی خواہشات کو حتی المقدور پورا کرنے کی کوشش کرے۔ اس کے والدین اور رشتہ دار کو اچھا سمجھے۔ اس کے حسن کی تعریف کرے اور اس کی پسند کی داد دے۔ رات کو اپنی آغوش میں سلائے اور خوب جی بھر کر پیار کرے تاکہ اس میں تشنگی کا احساس نہ رہے۔

اس کی جنسی تسکین کا بھی خاص خیال رکھنا چاہیے۔ عورت کے لیے کبھی کبھی گھر آتے وقت کوئی تحفہ بھی لے کر آنا چاہیے عطریات اور خوشبویات عورت کی کمزوری ہے۔ اس کی اس کمزوری سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔

بعض عورتیں خوشامد پسند ہوتی ہیں۔ گھر کے سکون کے لیے ایسے دو بول بھی کہہ دینے چاہییں، جس سے اس کی انا کی تسکین ہو جائے اور وہ موڈ میں آ جائے۔

خدا نے عورت کو مرد کی پیشانی سے پیدا نہیں کیا کہ وہ اس پر حکومت کرے اور نہ ہی پاؤں سے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کی جوتی کے برابر ہو بلکہ اس کی پسلی سے پیدا کیا ہے تاکہ وہ اس کے دل کے قریب ہو۔ چونکہ یہ پسلی سے پیدا کی گئی ہے، اس لیے پسلی کی طرح ٹیڑھی اور اگر اسے سیدھا کرنے کی کوشش کی جائے تو پھر اس کے ٹوٹنے کا خطرہ ہے، بلکہ ٹوٹ جاتی ہے۔ لہٰذا مرد کو چاہیے کہ وہ اس ٹیڑھے پن کو سیدھا نہ کرے بلکہ اس پر پیار و محبت سے ہاتھ پھیر کر نرم کر لیا کرے ــــ یہی خوش و خرم اور پُرسکون زندگی گزارنے کا راز ہے۔

مؤرخ اسلام **مولانا صادق حسین صدیقی** سردھنوی

کا تاریخی اسلامی ناول

فتح بیت المقدس
شہزادہ خضر خاں
عجیب جنگ
حور عرب
جنگ اصفہان
بت شکن
دوشیزہ کابل
فتوح العجم
سلطان فیروز شاہ تغلق
عروس بغداد
جوش جہاد
حور مراقش

سعید و فلپانہ
نازنین عرب
افریقہ کی دلہن
ساعقہ
بنت صلیب
عربی دوشیزہ
فتح کابل

اسلم راہی ایم، اے

مقدس دیوداسی
آشیانوں کے متلاشی
رقص درویش

ملنے کا پتہ

شاہد بک ڈپو، اردو بازار جامع مسجد دہلی ۱۱۰۰۰۶

Rs. 20.00